

مُحسنِ ملّت

اربابِ علم و دانش کی نظر میں

ترتیب

محمد قمر الزماں مصباحی، ایم اے

حسب فرمائش

حضرت مولانا اکبر علی فاروقی

ناشر

مرکزی محسنِ ملت کمیٹی

یونانی کالج کیمپس، بیجناتھ پارہ، رائے پور (چھتیس گڑھ)

بفیضِ رُوحانی

تارکُ السلطنت قدوۃُ السالکین شمسُ العارفین حضرت سیدنا مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محسنِ ملّت

اربابِ علم و دانش کی نظر میں

ترتیب

محمد قمر الزماں مصباحی، ایم اے مظفر پوری
لکچرر محسنِ ملت یونانی میڈیکل کالج رائے پور

حسبِ فرمائش

مفکر اسلام حضرت مولانا اکبر علی فاروقی
چیرمین محسن ملت یونانی میڈیکل کالج رائے پور

ناشر

مرکزی محسنِ ملت کمیٹی
یونانی کالج کیمپس، بیجناتھ پارہ، رائے پور (چھتیس گڑھ)

نام کتاب---------------- محسن ملت ارباب علم ودانش کی نظر میں

مرتب---------------- مولانا محمد قمرالزماں مصباحی

حسب فرمائش---------------- مفکر اسلام حضرت مولانا اکبر علی فاروقی

کمپوزنگ---------------- ڈاکٹر ابرار قادری

پروف ریڈنگ---------------- ڈاکٹر سید عتیق الرحمٰن

سن اشاعت---------------- ۱۴۳۰ھ ۲۰۰۹ء

ہدیہ---------------- بیس روپیے

تعداد---------------- گیارہ سو

ملنے کے پتے

☆ محسن ملت یونانی میڈکل کالج، بیجناتھ پارہ۔رائے پور (چھتیس گڑھ)

☆ مدرسہ محسن ملت، ملت کامپلکس، نیر مسلم ہال۔ بیجناتھ پارہ، رائے پور

☆ مدرسہ رضائے مصطفیٰ، محمد پور مبارک، مظفر پور (بہار)

☆ جامعہ مدینۃ العلوم، گاندھی نگر، درگ (چھتیس گڑھ)

☆ مدرسہ چمن اسلام، باون کیرا، مہاسمند (چھتیس گڑھ)

☆ دارالعلوم امام اعظم۔دلی راجہرا۔درگ (چھتیس گڑھ)

☆ مدرسہ عربیہ غوثیہ، امانا کا، کوٹا، رائے پور (چھتیس گڑھ)

انتساب

اس عبقری شخصیت کی خدمت میں

جو

علم، عمل اور عشق کا خوبصورت سنگم تھا

جس نے

مفسرین، محدثین، مبلغین، علماء، فقہاء، دانشور اور ارباب طریقت کی ایسی

باوقار جماعت پیدا کی

جس کے

فیضان کرم کا بادل پورے عالم پر ٹوٹ ٹوٹ کر برس رہا ہے

جسے دنیا

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا قادری برکاتی محدث بریلوی رضی اللہ عنہ

کے نام سے

یاد کرتی ہے۔

حرم والوں نے مانا تم کو اپنا قبلہ وکعبہ
جو قبلہ اہلِ قبلہ کا ہے وہ قبلہ نما تم ہو

خاک پائے رضا

محمد قمر الزماں مصباحی۔ ایم۔ اے

حدیث دل

تاریخ وہ طاق صداقت ہے جس میں ماضی کی یادوں کے چراغ ہمیشہ جلتے رہتے ہیں۔ بے اعتنائی، لاپرواہی، بے رغبتی اور غفلتوں کے جھونکے اسے لاکھ بجھانے کی کوشش کریں مگر بجھا نہیں پاتے کیوں کہ تاریخ ماضی کی یافت یا حقانیت کا دوسرا نام ہے جہاں کمال ہے زوال نہیں، نور ہے نار نہیں، پھول ہے خار نہیں، بہار ہے خزاں نہیں، اُجالا ہے ظلمت نہیں، شگفتگی ہے پژمردگی نہیں، روشنی ہے تاریکی نہیں اور روشنی کو دوام ہے، ثبات ہے، استحکام ہے۔ جب بھی تاریخ کے سمندر میں یادوں کا حُباب اٹھے گا تو گوہر شب تاب ضرور چمکے گا نکھرے گا اور نظروں میں اپنا مقام بنالے گا۔

فلک کے چاند تارے بھول بیٹھے اپنی تابانی
منور یوں ہوا داغ دل دردنہاں میرا

اسی گوہر زرتاب کا نام محسن ملت حضرت مولانا شاہ حامد علی فاروقی ہے جو اپنے وقت کے عالم اجل، فقیہ بے بدل، مخلص داعی، قوم کے پُر درد رہنما اور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا قادری رضی المولی تعالیٰ کے شاگرد، خلیفہ اور مرید تھے۔ لیکن حیرت ہے کہ ایسی آفاقی شخصیت غفلتوں کی خاک کے نیچے دب کر رہ گئی مگر جب تاریخی حقیقتیں سامنے آئیں تو ماضی کے مٹتے نقوش پھر سے تازہ ہونے لگے اور تاریخ ان کے رخسارِ حیات سے غبار صاف کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ اسی کی ایک خوبصورت کڑی ''**محسن ملت ارباب علم ودانش کی نظر میں**'' ایک مختصر کتاب آپ کی

نگاہوں کی دہلیز پر دستک دے رہی ہے جس میں ملک کے نامور اصحاب خانقاہ، علماء، شعراء اور عصری جامعات کے فاضلین کی رائے شامل ہے۔ اِس مختصر مجموعہ میں ممدوح کی حیات کے ہر گوشے کا احاطہ تو بہت مشکل ہے تاہم روشن ضمیر اربابِ طریقت، علماء کرام اور مفکرین کے آراء سے انکی دینی بصیرت، قائدانہ صلاحیت، سیاسی عظمت، مذہبی سوز و گداز اور اُنکی علمی و اصلاحی سرگرمیوں پر خاصہ روشنی پڑتی ہے اور یہ بات بڑے یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ اس مجاہد حریت کی کتاب زندگی کے کچھ اوراق ضرور صاف ہو گئے گویا۔

نمودِ صبح کی منزل قریب ہے شاید
سمٹتی جاتی ہیں تاریکیاں کفن کی طرح

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری محدث بریلوی کے تربیتی کیمپ سے ٹریننگ لیکر نکلنے والے اس غیور سپاہی اور دین حق کے داعی نے جہاں سیاست کے لب و رخسار کو زینت بخشی وہیں دین و سنیت کے کاکل خمدار کی مشاطگی بھی خوب فرمائی۔ غلامی میں جکڑی قوم کو آزادی کا نعرہ دیا، ہجرت کرنے والوں کو روکا، ان کے مال و اسباب کے تحفظ کا سامان فراہم کیا، بدعملی کی سیاہ رات کو حسن کردار کی چاندنی بخشی، قوم کو جہالت کی ظلمتوں سے نکالنے کیلئے اصلاح المسلمین کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا اور اس معاشرے کے فروغ میں جدوجہد کرتے رہے جس کی تعمیر و تشکیل اسلامی آئین کے اُجالے میں ہو۔ بدعقیدگی سے ملت کو بچانے کے لئے پورے علاقے کا دورہ کیا، جلسے کئے، اصلاح و تذکیر کے پھول برسائے، نور و نکہت سے بھرے خطابات فرمائے اور امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری نور اللہ مرقدہ کے مسلک عشق و عرفان کو لوگوں تک پہونچانے میں کامیاب ہو گئے۔

ایم۔پی کا بیشتر حصہ جنگل وکوہسار سے آباد ہے۔راستے ٹیڑھے میڑھے،سڑکیں نہایت مخدوش،آبادیاں غیر مربوط اور لوگ اسلامی اقدار سے بالکل خالی۔مگر آج سے تقریباً پون صدی قبل ان علاقوں میں دین کی روشنی پھیلانا ایسا ہی تھا جیسے کاغذی پھولوں سے خوشبو کشید کرنا۔لیکن اللہ کا وہ شیر دل بندہ اس حقیقت سے بخوبی واقف تھا۔

مشکلات راہ سے ہوتو نہ دل برداشتہ
ٹھوکریں جو کھائے گا وہ رہنما ہوجائیگا

اسلام کے اس بطل جلیل نے قدم قدم پر ٹھوکریں کھائیں مگر ہمت نہیں ہاری،سنگ ریزوں سے گزرے لیکن آبلہ پائی کا شکوہ نہیں،عزائم میں تازگی اور حوصلوں میں توانائی آتی رہی اور اجمیر و بریلی کی چوکھٹ سے جو فیضان کرم لیکر چلے تھے اسے گھر گھر تقسیم کر کے ہی دم لیا۔

نبیرۂ محسن ملت مفکر اسلام حضرت مولانا اکبر علی فاروقی چیرمین محسن ملت یونانی میڈکل کالج رائے پور کی خدمت میں تشکر کے پھول پیش ہیں جنہوں نے اس کتاب کی جمع و ترتیب میں اہم کردار نبھایا۔شہزادۂ محسن ملت محترم الحاج محمود علی فاروقی صاحب (ریٹائرڈ سیشن جج) کے اشارے پر یہ کتاب وجود میں آئی۔بڑی ناشکری ہوگی اگر میں محترم جناب اقبال شریف ،حافظ ظہیر الدین رضوی (ممبر مدرسہ بورڈ چھتیس گڑھ) حافظ عبدالرزاق اشرفی ،حافظ عبدالمنان قادری،مولانا منصور عالم اشرفی اور حافظ شمس الدین صاحب کا ذکر نہ کروں جن کے خوبصورت مشورے لمحہ لمحہ ہمارے ساتھ رہے۔ڈاکٹر ابرار قادری صاحب نے کمپوزنگ اور ڈاکٹر سید عتیق الرحمٰن صاحب نے پروف ریڈنگ کا مسئلہ حل کیا۔اخیر میں استاذ گرامی ثریا شکوہ خطیب شگفتہ قلم ادیب حضرت

مولانا ڈاکٹر غلام مصطفیٰ نجم القادری صاحب قبلہ زیدہ مجدہ ممبئی کا مشکور ہوں جنہوں نے تقریظ لکھ کر اس کتاب کی جامعیت میں اضافہ فرمایا۔ دعاء ہے کہ پروردگاران سب حضرات کو دارین میں اپنی نعمتوں سے سرفراز فرمائے آمین بجاہ سیدالمرسلین وافضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم۔

غلطی انسان کی فطرت ہے لہذا زیرنظر کتاب میں کوئی خامی نظر آئے تو ضرور اطلاع دیں انشاءاللہ آئندہ ایڈیشن میں اسکی اصلاح ہو جائے گی۔

مانگتے پھرتے ہو غیروں سے تم مٹی کا چراغ
اپنے افکار کے سورج پہ پھیلا دیئے سائے تم نے

تشنہ دعا

محمد قمر الزماں مصباحی مظفر پوری
لکچرر محسن ملت یونانی میڈکل کالج رائے پور (چھتیس گڑھ)

تقریظِ جلیل

ادیب شہیر حضرت مولاناڈاکٹر غلام مصطفےٰ نجم القادری صاحب قبلہ ممبئی

اس دنیا کے پردۂ سیمیں پر ہر دن کئی طرح کے لوگ اپنا چہرہ دکھاتے ہیں، تاہم ان میں بعض وہ ہوتے ہیں جو اپنے آپ میں گم رہتے ہیں، اپنے لئے کرتے ہیں، اپنے لئے مرتے ہیں۔ بعض وہ ہوتے ہیں جو اپنے ساتھ دوسروں کو بھی لے کر چلتے، دوسروں کے بارے میں بھی سوچتے اور دوسروں کے بھی گھر خوشیوں کا دیپ جلانے کا جذبہ رکھتے ہیں اور بعض وہ ہوتے جو ہر مرحلہ زندگی میں ترجیحات کا ایک معیار و مینار رکھتے ہیں۔ دوسروں کے غم کا مداوا ان کی روحانی مسرت کا سامان ہوتا ہے۔ دوسروں کے چہروں میں خوشی کی کرن اجالنا ان کی خواہش نظری اور تمنائے دلی ہوتی ہے وہ دوسروں کی ضرورت کی گدڑی میں نشاط وانبساط کے موتی ڈال کر اپنی خلوت وجلوت کو آباد رکھتے ہیں۔ تیسرے قسم کے حامل زندگیِ پابندگی تابندگی پر چونکہ کامل یقین رکھتے ہیں اس لئے انکے شبستانِ وجود میں بہبود کی رم جھم پھوار پڑتی رہتی ہے اور نا چاہتے ہوئے بھی انکی شہرت انجمن در انجمن، مقبولیت چمن در چمن پہنچ ہی جاتی ہے۔ زندگی اور مابعد زندگی کے درمیان کوئی تفریقی تصور نہیں ہوتا وہ اَمر ہوتے ہیں اور جہاں ہوتے ہیں تازہ تر، تابندہ تر اور شگفتہ تر ہوتے ہیں۔ ایسی ہی ایک عظیم شخصیت تھی حضرت محسن ملت مولانا شاہ حامد علی فاروقی کی جوالہ آباد کے لالہ زار سے اٹھی اور چھتیس گڑھ کے صحرا و گلزار پر باغ و بہار بن کر کھلکھلا اٹھی۔ بنجر زمین نے جوہر قابل پا کے وہ لالہ وگل اُگلے کہ خرمن خرمن نہال ہوگیا، دامن دامن

مالا مال ہوگیا۔وہ اپنے وقت کے جید عالم دین،نکتہ رس مدبر،بالغ نظر مصلح،درمند مبلغ،بے باک نقیب،صف آرا خطیب،وسیع الظرف قائد اور اُن سب سے نمایاں تر بادۂ رضا سے مست و سرشار علم بردارِ دین وسنیت تھے۔یہ کوئی مبالغہ،زورِ خیال کی پرواز،یا میرے حُسنِ عقیدت کی گُل کاری و گہر باری نہیں بلکہ اعتراف فرض شناسی ہے۔آج اگر ریاست چھتیس گڑھ میں حق وصداقت کا بول وبالا ہے،علم وآگہی کی چہل پہل ہے،شعارِ اسلامی کا اجالا ہے تو حضرت محسن ملت کی اَنتھک جدوجہد کی محسوس برکتیں ہیں۔ایک ایسے دور میں جب اندھیروں کی حکمرانی تھی،جہالت کی سلطنت تھی،مسلمان تھے مگر شانِ اسلام سے نابلد،انسان تھے مگر عناصرِ انسانیت سے خالی۔اس سنگلاخ علاقے کا مقدر جاگا محسن ملت کے قدم کیا آئے کہ زمین کردار کا سونا اُگلنے لگی،وادی وادی میں شعور وآگہی کی بادِ بہاری چلنے لگی،انسان انسانیت کے حقیقی نور سے آشنا ہوا۔اس طرح کی نادر شخصیتیں روز روز نہیں صدیوں میں پردۂ عالم پر آشکارہ ہوتی ہیں۔جب وہ چلتے ہیں تو انقلاب اُنکے آگے آگے چلتا ہے،جب وہ بولتے ہیں تو حق گوئی واری واری جاتی ہے،وہ سوچتے ہیں تو صداقت اچھل اچھل جاتی ہے،محسن ملت سحر طراز اور عہد ساز نقیب وخطیب تھے،انکی زبان میں ایسی مقناطیسیت،گفتگو ایسی رسیلی اور بیان ایسا سجیلا ہوتا کہ مجمع لوٹ پوٹ ہوجاتا،لوگ قدموں میں مچل مچل جاتے،وہ چاہتے تو دولت وثروت ان کے قدموں پر نثار ہوتی مگر ایک طرف زبان کے دھنی تھے تو دوسری طرف دل کے ایسے غنی کہ عظمتِ زبان کو رسوا نہیں ہونے دیا۔زبان کھلی تو احقاقِ حق اور ابطال باطل کے لئے کھلی،منتِ غیر کے داغ سے سیرت وحیات کا اُجلا دامن ہمیشہ بے داغ ہی رہا۔آج اگرچہ محسن ملت ہماری ظاہری نگاہوں سے اُوجھل ہیں مگر کل کی

ملت کے لئے ان کی محنت رنگا رنگ مکھڑوں میں جلوہ بار ہے۔کل کی قوم سے ان کی اٹوٹ محبت قوس وقزح کی رنگین شکل میں از افق تا با افق آشکار ہے۔آج ان رنگوں کو کشید کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ماضی قریب کی ہماری ان شخصیتوں میں جنہیں امام احمد رضا کا قرب میسر آیا بڑے قیمتی آبگینے مستور ہیں۔ان آبگینوں کی شعاع ریزی سے ہر قافلہ حیات اپنی کامیاب سمت متعین کرسکتا ہے مگر غفلت شعار قوم نے ایسے لعلوں کو طاق نسیاں کی نذر کر دیا ہے کہ جنہیں ترازو کے جس پلڑے پر رکھ دیا جائے وزن کے بوجھ سے ہیرا جھک جائے۔ہم میں کیا نہیں ہے ضرورت ہے ماضی کی خاکستر کو کریدنے اور ان میں چھپی چنگاریوں کی حدت سے قوم کو آشنا کرنے کی۔قابل صد مبارکباد ہیں مفکر اسلام حضرت مولانا اکبر علی فاورقی اور ان کے مخلص رفقاء خاص طور پر عزیز گرامی قمر آسمان جستجو حضرت مولانا محمد قمر الزماں صاحب مصباحی مظفر پوری جنہوں نے دیر ہی سے صحیح مگر کچھ کرنے اور کچھ پانے کا عزم تو کیا ہے۔خدا کرے یہ عزم بالجزم رہے تا کہ اسلاف کے کارناموں سے ملت کے گھر آنگن میں سنیت وصداقت کا چراغ روشن رہے۔اللہ تعالیٰ ان کے ارادے میں خلوص کا جذبہ فراواں نمایاں رکھے،قدم قدم پہ استقامت کی دولت سے نوازے،لمحہ لمحہ انہیں متحرک ومستعد رکھے اور ان کے خدمات کو قبولیت خاص وعام کی شرف سے مشرف فرمائے۔ایک محسن ملت کی شخصیت غیروں کی سینکڑوں بھاری بھرکم شخصیتوں پر تنہا بھاری ہے۔اگر ہم ان کی حیات وخدمات کو اجاگر کرنے میں کامیاب ہو گئے تو یہ ایک کامیابی انگنت کارناموں پر تنہا بھاری ثابت ہوگی۔خدائے کریم حضرت محسن ملت کے فیوض وبرکات سے پہلے آپ سب کو پھر ہم سب کو دارین میں مالا مال فرمائے۔ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آباد باد۔

تاریخی ادوار میں قومی لقب بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے اس لئے کہ قوم امتحان و آزمائش کی ہزاروں میزان پر جب کسی کو کھرا اُترتا پاتی ہے تو بے ساختہ اُن کی پچھلی خدمات کو لقب کے قالب میں ڈھال دیتی ہے۔ محسن ملت ایسا باوزن، باوقار لقب کتنی قربانیوں کا اشاریہ، اور کتنی صبر آزما گھڑیوں کا اعلامیہ ہے۔ لقب کی جامعیت خود اس کی شاہدِ عدل ہے۔ سیاسی افق پر نیرِ درخشاں بن کر چمکنے کے باوجود کبھی ان کے مذہبی معاملات میں کوئی کمی نہیں آئی۔ اس لئے ان کے اقبال کا سورج چمکا تو چمکتا ہی رہا اور آج بھی محسن ملت یونانی میڈیکل کالج، غریب نواز انگلش میڈیم اسکول بیجناتھ پارہ رائے پور، غریب نواز ہندی اردو میڈیم اسکول سنجے نگر رائے پور، مدرسہ مسلم یتیم خانہ اور دوسرے ناموں اور کاموں سے چمک رہا ہے اور انشاء اللہ چمکتا ہی رہے گا۔

نگہ بلند، سخن دل نواز، جاں پُرسوز
یہی ہے رختِ سفر میر کارواں کے لئے

فقط والسلام

خاک پائے مفتی اعظم
غلام مصطفےٰ نجم القادری
ممبئی

حرف آرزو

بزرگوں کے گم شدہ اوراق کو جمع کرنا اوران کی سیرت وکردار کی روشنی میں اپنے قافلہ حیات کورواں دواں رکھنا یہی ہماری زندگی کی علامت ہے اور فکری بیداری کا اشاریہ بھی۔اسے جماعت کے لئے نیک فال ہی تصور کرنا چاہیئے کہ اکابرین کے دینی وملی کارناموں پر مشتمل نہایت مستند اور معتبر کتابیں شائع ہورہی ہیں۔حال کو ان کے سنہرے ماضی سے جوڑنے کی یہ کامیاب ترین کوشش یقیناً قابل قدر ہے۔

میرے جد کریم محسن ملت حضرت مولانا حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ کا شمار حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہ کے ان ارشد تلامذہ میں ہوتا ہے جن کی علمی اور مذہبی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔جنہوں نے جہالت وضلالت کے صحرا میں علم وہدایت کے ایسے پھول کھلائے جس کی خوشبو ہر وانِ شوق کے مشامِ عشق وایمان کو معطر کرتی رہے گی اور سچ پوچھیئے تو یہ سب اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ کی تجلیات فکر کا ہی اجالا ہے جو حضور محسن ملت کی شکل میں پھیلا تو پھیلتا ہی چلا گیا اور آج بھی جن کے فیضان کی بارش سے پورا علاقہ جل تھل نظر آتا ہے۔

محبّ محترم قمر اہل سنت حضرت مولانا محمد قمر الزماں صاحب مصباحی جماعت اہل سنت کے سنجیدہ خطیب اور زہرا نگار ادیب ہیں۔صحافت وخطابت کے میدان میں نمایاں حیثیت کے حامل ہیں۔بڑے خلوص ولگن کے ساتھ انہوں نے ممدوح کی صبح زندگی کے بکھرے اجالوں کو سمیٹنے کا ایک خوبصورت اقدام کیا ہے۔موصوف کی یہ نثری کاوش علمی دنیا کے لئے بشارت عظمیٰ بھی ہے اور ایک گم شدہ کڑی کی بازیافت کا حسین کارنامہ بھی۔

دعاء ہے کہ مولائے قدیر مولانا کے علم عمل اور اخلاص میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے تا کہ جن عبقری شخصیت کے شیشۂ حیات پر غفلت کی گرد جم چکی ہے اسے یوں ہی صاف کرتے رہیں۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء

دعاء گو

اکبر علی فاروقی عفی عنہ

چیرمین محسن ملت یونانی میڈیکل کالج، رائے پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولادت

آپ کی ولادت ۱۸۸۹ء کو بمقام چندہا ضلع الہ آباد (یو۔ پی۔) میں ہوئی۔

آباء واجداد

آپ کے اجداد کرام حرمین طیبین سے اسلام کی تبلیغ کا پرچم لیکر افغانستان، ملتان، دہلی اور لچھا گیر ہوتے ہوئے چندہا تشریف لائے اور وہیں مستقل سکونت اختیار کرلی۔

شجرہ نسب

آپکا شجرۂ نسب سترہویں پشت میں امام التارکین، سلطان العارفین سیدنا سرکار فریدالدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاملتا ہے۔ جو قطب الاقطاب حضرت سیدنا قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم وعرفان، کشف وکرامت، نجابت وشرافت اور اسرارِ طریقت وحقیقت کے امین وجانشین ہیں جن کے بارے میں حضرت سلطان الہند حضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مرید صادق حضرت بختیار کاکی کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "قطب بڑے شہباز کو دام میں لائے ہو اسکا آشیانہ سدرۃ المنتہیٰ ہوگا،،۔

والد گرامی

آپکے والد گرامی جناب الحاج محمد شاکر علی فاروقی بہت بڑے زمیندار، منکسر المزاج اور شریف النفس انسان تھے۔ ضلع پرتاب گڑھ کے موضع

بہار میں بھی آپ کی بہت ساری زمینیں تھیں۔آپ کی پیدائش کے وقت والد محترم موضع بہار ہی میں تشریف فرما تھے۔

ابتدائی تعلیم

شروع میں اپنے والد ماجد ہی سے تعلیم حاصل کی۔اسکے بعد حضرت حافظ عبدالرزاق صاحب دیوان گنج پھولپور سے باضابطہ تعلیم لیناشروع کر دیا۔مزید تعلیمی سلسلہ کو آگے بڑھانے کے لئے اپنے چچاعابد علی فاروقی کے ہمراہ لکھنو گئے جو اس وقت ہیڈ کانسٹیبل کے عہدہ پر فائز تھے۔آپ کے چچا محترم نے فرنگی محل لکھنو میں آپ کا داخلہ کروایا مگر تشنہ روح کسی اور چشمہ فکر وشعور سے سیراب ہونا چاہتی تھی۔اُن کے لکھنو پہونچنے کا وہی زمانہ ہے جس وقت قطب دیوہ حضرت وارث پاک علیہ الرحمہ کے فیضان کا بادل پورے خطے پر جھوم جھوم کر برس رہا تھا اور پورا علاقہ ان کی تجلیاتِ کرم کی بارش میں نہار ہا تھا ایک دن آپ کے چچا محترم حضرت وارث پاک کی خدمت میں لیکر حاضر ہوئے اور آپ کے لئے دعا کی درخواست کی حضرت قطب دیوہ نے اپنی کیمیا اثر نگاہ ڈالی بہت ساری دعاؤں سے نوازا اور مسکراتے ہوئے یوں گویا ہوئے ''یہ فقیری میں شاہی کرے گا اور اندھیرے میں اسلام کا اجالا بکھیرے گا''

یہ سچ ہے کہ پروردگار عالم نے اپنے کچھ مخصوص بندوں کو وہ قدرت اور صلاحیت بخشی ہے کہ نگاہوں کے دریچے سے جھانک کر مستقبل کا پتہ دیتے ہیں حضرت وارث پاک نے جو پیشن گوئی کی تھی حضرت محسن ملت کی ذات اس پیشن گوئی کی زندہ تصویر تھی اور کیوں نہ ہو۔

گفتۂ اُو گفتۂ اللہ بُود
گرچہ حلقوم عبداللہ بُود

آپ نے پورے شوق ولگن کے ساتھ فرنگی محل لکھنو میں اپنا تعلیمی سفر جاری رکھا۔آپ کے چچانہایت دیندار، باوقاراور پابند شرع آدمی تھے اس لئے اکثر قطب دیوہ کی خدمت پاک میں حاضری دیتے اور حضرت بھی اپنے الطاف خسروانا سے خوب خوب نوازتے۔آپ جب بھی حضرت کی زیارت کے لئے جاتے تو آپ کو اپنے ہمراہ لے جاتے۔ایک مرتبہ قطب دیوہ نے روٹی کا ایک ٹکڑا چبا کر آپ کو عنایت کیا آپ نے بسم اللہ شریف کی تلاوت فرما کر اسے کھالیا۔حضرت وارث پاک نے پیشانی پر سعادت کے آثاراور روشن مستقبل کا اجالا دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ اسکی صحیح تعلیم کی تکمیل مجدد وقت، اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا احمد رضاخان کے فیضان کے سایہ تلے ہوگی اِسے وہیں لے جاؤ۔آپ کے چچا اپنے ہونہار بھتیجے کولیکر بریلی شریف خانقاہ رضویہ پہونچے جہاں امام احمد رضا قادری کے فضل وکمال، شعور وآگہی ،علم وادراک، بصارت وبصیرت اور تجلیاتِ فکر کی روشنی پورے برصغیر کو فیضیاب کررہی تھی۔کچھ سالوں تک اس نابغہ عصر کی بارگاہ میں رہ کر ان کے خرمنِ علم سے بالیاں چنتے رہے اور اس ماہرِ علومِ عقلیہ ونقلیہ کے فیضانِ علم سے سیرابی حاصل کرتے رہے اُس پر شہزادۂ اکبر حجۃ الاسلام شیخ الانام حضرت علامہ شاہ حامد رضا قادری کی خصوصی نوازشیں اور تاجدار اہلسنت مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ مصطفیٰ رضا نوری کی نگہِ کرم نے سونے پر سوہاگہ کا کام کیا اور جب مجدد وقت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہ کے کانِ علم وشعور سے نکل کر یہ سونا باہر آیا تو اسکے علم ودانش کی کرنوں سے ایک عالم منور ہوگیا۔

سند فراغت

۱۳۳۸ھ میں آپ کی فراغت ہوئی اور دستار فضیلت سے نوازے گئے۔آپ ان خوش نصیبوں میں ہیں جن کی سند پر سرکار اعلیٰ حضرت نے دستخط فرمائے ہیں۔

اساتذہ کرام

آپ کے اساتذہ کرام میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری، حضرت مولانا نورالحسن رام پوری، حضرت مولانا رحم الٰہی منگلوری، خلف اکبر اعلیٰ حضرت حضور حجۃ الاسلام، خلف اصغر اعلیٰ حضرت سرکار مفتی اعظم اور شہزادۂ استاذ زمن حضرت مولانا حسنین رضا قادری بریلوی علیہم الرحمہ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

رسم مناکحت

۱۹۱۷ء میں چندہا گاؤں کے قریب بھوپت پور (الہ آباد) کے ایک باثر زمین دار اور شریف خاندان کی نورنظر سے آپ کا نکاح ہوا۔

اولادو امجاد

آپکو چار اولادیں ہوئیں دولڑکے اور دولڑکیاں۔ بڑے صاجزادے حضرت مولانا فاروق علی فاروقی، چھوٹے صاجزادے جناب الحاج محمودعلی فاروقی۔دو بچیاں عباسیہ بیگم، کنیز فاطمہ۔

محسن ملت کے بڑے صاجزادے مولانا فاروق علی فاروقی نے فرنگی محل سے ۱۹۴۴ء میں سند فضیلت حاصل کی۔دینی علم کے ساتھ عصری علوم میں بھی کافی دستگاہ حاصل تھی۔دوسالہ ہومیوپیتھی کورس بھی کیا، مگر دینی مشاغل اور ملی

مسائل نے اتنی فرصت نہیں دی کہ شفاخانہ قائم کرتے۔ مسلم یتیم خانہ کی نظامت، دارالافتاء کی ذمہ داری اور دیگر مذہبی مصروفیات ہمیشہ دامن گیر رہیں ادھر عمر بھی بہت مختصر پائی اور والد گرامی کے وصال کے ۱۳/ ماہ کے بعد آپ بھی اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ کے پانچ صاحبزادے اور چار صاحبزدیاں ہیں۔ الحمدللہ سبھی بقید حیات ہیں۔ صاحبزادوں کے نام یہ ہیں۔

مولانا محمد علی فاروقی، احمد علی فاروقی، مولانا اکبر علی فاروقی، ظفر علی فاروقی، ڈاکٹر قاسم علی فاروقی۔

جناب مولانا اکبر علی فاروقی جہاں ہندوستان کی عظیم درسگاہ الجامعۃ الاشرفیہ سے فیض یافتہ ہیں وہیں عصری علوم سے بھی آراستہ ہیں۔ آپ ایک عرصے تک مدرسہ اصلاح المسلمین کی تعلیمی و تعمیری انتظام سے جڑے رہے مگر اللہ نے آپکو اعلیٰ دماغی اور وسعت فکری کی نعمت سے بھی نوازا ہے چنانچہ آپ نے محسوس کیا کہ قوم کے نونہال جہاں علم دین سے فیضیاب ہو رہے ہیں وہیں دنیاوی علوم کے لئے ایسی درسگاہ ہو جہاں تعلیم عصری ہو اور تہذیب اسلامی لہذا انہوں نے اپنی خفتہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے آٹھویں کلاس تک انگلش ہندی میڈیم اسکول بیجناتھ پارہ وسنجے نگر رائے پور میں قائم کیا جس میں قوم کے بچے اور بچیاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں مگر ایسا نہیں کہ وہ اسکول قائم کر کے خاموش بیٹھ گئے بلکہ مسلم بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے جدوجہد کرتے رہے بالآخر ان کی کاوشیں رنگ لائیں، محنتیں بارآور ثابت ہوئیں اور دہلی سے محسن ملت یونانی میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل کی منظوری لیکر آ گئے اور ۲۰۰۲ء میں اس کا قیام بھی عمل میں آ گیا۔ چالیس افراد پر مشتمل ڈاکٹروں کی ایک جماعت فارغ بھی ہو چکی ہے جو بلاشبہ آپ کی بالغ نظری، جہد مسلسل، کدوکاوش، بلند افکار، حسن

تدبر اور سعئی پیہم کی خوبصورت مثال ہے اور سچی بات یہ ہے کہ مولانا سیاسی تدبر، قائدانہ صلاحیت اور سماجی کارپردازی میں اپنے دادا کے سچے وارث ہیں۔

حضرت محسن ملت کے چھوٹے صاحبزادے محترم جناب الحاج محمود علی فاروقی صاحب عصری علوم سے ہم آہنگ ہیں۔جج کے عہدے پر فائز ہوکر ریٹائرڈ ہوئے اور ابھی الحمدللہ بقید حیات ہیں۔آپ کے بھی پانچ صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں ہیں۔وارث علی فاروقی،باسط علی فاروقی،مسعود علی فاروقی،ماجد علی فاروقی،انور علی فاروقی۔

محسن ملت کی دو صاحبزادیاں۔عباسیہ بیگم،کنیز فاطمہ۔

عباسیہ بیگم کا نکاح جناب وجاہت حسین صاحب سے ہوا جن سے چار لڑکے تولد ہوئے منصور احمد۔مقصود احمد۔مظفر حسین۔معبود احمد۔کنیز فاطمہ کا نکاح جناب معین الدین فاروقی فوڈ آفیسر درگ سے ہوا جن سے چار بچیاں اور دو بچے ہوئے۔لڑکوں کے نام یہ ہیں۔خوجہ فخر الدین فاروقی،خواجہ فضل الدین فاروقی۔

خواجہ کی چوکھٹ سے اشارہ غیبی

تعلیم کی تکمیل کے بعد تقریباً دو سال تک عشق و عرفان کی راجدھانی اجمیر شریف میں قیام فرمایا،خوب مجاہدہ کیا،ریاضتیں کیں اور خواجہ کے فیضان کی بارش میں شب و روز نہاتے رہے وہیں سے آپ کو اشارۂ غیبی ہوا۔رخت سفر باندھا اور اجمیر مقدس سے بریلی شریف حاضر ہوئے شہزادۂ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام حضرت علامہ حامد رضا قادری علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں پہونچے حضرت نے مدھیہ بھارت میں اسلامی مشن کے فروغ کا مشورہ دیا گویا جوبات اجمیر معلیٰ

میں پردہ خفاء میں تھی سرکار حجۃ الاسلام نے اُس سے پردہ اٹھادیا۔

اکلترا بلاسپور میں آپ کی آمد

آپ سب سے پہلے اکلترا تشریف لائے جو بلاسپور ضلع میں واقع ہے۔آپ نے پورے علاقے کا دورہ فرمایا۔مسلمانوں کی فکری زبوں حالی،علمی افلاس اور دین وشریعت سے دوری کو دیکھ کر بے پناہ قلق ہوا۔حضرت حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا قادری علیہ الرحمہ کی خدمتِ مبارکہ میں ایک خط بھیج کر پورے علاقے کی علمی پسماندگی اور اسلام وسنت سے بے رغبتی کا ذکر فرمایا۔آپ نے نہایت حوصلہ افزاء جواب عنایت فرماتے ہوئے علمی جدوجہد کی تلقین فرمائی تاکہ مدھیہ بھارت کا وہ خطہ جو ایمانی نور اور فکروشعور سے خالی ہے اُس ظلمت بردوش ماحول میں اسلام کا اجالا اور علم کی روشنی تقسیم کی جائے۔

رائے پور کی سینٹرل جیل میں قید وبند کی صعوبتیں

اکلترا کے قیام کے دوران رائے پور میں انگریز حکومت کے خلاف ایک عظیم الشان پروگرام ہوا۔اُس جلسہ میں آپ نے انگریزوں کے خلاف نہایت پُرجوش اور ولولہ انگیز خطاب فرمایا جسے سُن کر پورا علاقہ انگریزوں کے خلاف علمِ بغاوت لیکر اٹھ کھڑا ہوا جس کی پاداش میں ۱۲/ جولائی ۱۹۲۲ء سے ۱۲/فروری ۱۹۲۳ء تک دفعہ ۱۴۴/ کے تحت جیل کی تاریک کوٹھری کا آپکو خیر مقدم کرنا پڑا۔جیل کی اس تنگ وتاریک کوٹھری میں بھی آپ نے اپنا مشن جاری رکھا اور اسلام وسنیت کی اشاعت فرماتے رہے اور آپ کے قدموں کی زنجیر سے یہ آواز آرہی تھی۔

میں وہ مجنوں ہوں کہ زنداں کے نگہباں کو
میری زنجیر کی جھنکار نے سونے نہ دیا

آخر کار آپ کی نالہ نیم شبی اور آہِ سحر گاہی رنگ لائی، سینکڑوں کفار اور انگریز آپ کے ہاتھوں پر ایمان لائے اور شجر اسلام کے سکون بخش سایہ تلے زندگی گزارنے لگے۔

قید سے رہائی

تقریباً ایک سال پانچ ماہ کے بعد جیل سے رہائی ملی مگر قوم کی علمی پسماندگی، فکری زوال اور جہالت کو دیکھ کر ہمیشہ بیقرار رہتے۔ چنانچہ شہر رائے پور میں دینی ادارہ کا قیام اور اسکے لئے زمین کی فراہمی یہ سب سے پہلا مرحلہ تھا آپ اپنے وطن الہ آباد پہونچے مداری پور دمگڑا میں خاندانی زمین جو آپ کے ترکے کی تھی اسے فروخت کیا اور اس رقم سے رائے پور شہر میں زمین خریدی اپنے والد گرامی کے نام وقف کیا اور ۱۹۲۴ء میں اسی جگہ پہ مدرسہ اصلاح المسلمین دارالیتامیٰ کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا۔ دیکھتے دیکھتے اس میکدۂ علم ودانش کے گرد میکشوں کی بھیڑ جمع ہونے لگی، جہالت کی ظلمتیں کافور ہونے لگیں، علم کے اجالوں سے علاقہ منور ہونے لگا، بدعملی کی راہ میں حسن عمل کے پھول مسکرانے لگے، دلوں کی فصیل پر عشق مصطفیٰ ومحبت اولیاء کے پرچم لہرانے لگے اور پورا خطہ نور وسرور میں نہانے لگا۔

مدرسہ اصلاح المسلمین اور سنیت کی اشاعت

یہ ایک سچائی ہے کہ دین وشریعت کے فروغ، قرآن وحدیث کی اشاعت اور مذہبی تہذیب وتمدن کے تحفظ میں مدارس اسلامیہ کا اہم کردار رہا ہے۔ اس سے ہٹ کر صالح کلچر، پاکیزہ نظریات اور ایمانی اقدار وروایات کے تحفظ کا تصور ہما کی طرح عنقاء ہے۔

چنانچہ محسن ملت نے پورے مدھیہ بھارت کا دورہ فرمایا مسلمانوں کے

اندر اسلامی سوز، مذہبی روح، ایمانی شوکت، تہذیب وشرافت کا نور، علم وآگہی اور شعور وادراک کا اجالا پیدا کرنے کے لئے مدرسہ اصلاح المسلمین کے نام سے فکر ودانش کا ایک چراغ روشن کیا، علماء اور حفاظ کی ٹیم تیار کی اور مسلک امام احمد رضا کا داعی وسپاہی بنا کر پورے مدھیہ بھارت میں پھیلا دیا۔ آج جو اس علاقے میں قرآن وحدیث کی باد بہاری اور اسلام وشریعت کی نسیم سحری چل رہی ہے اسمیں محسن ملت حضرت علامہ حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ کی بالغ نظری، وسعتِ فکری، حسنِ تدبر، صالح قیادت اور سعیِ پیہم کی اثر خیزی شامل ہے۔

رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کا اقتباس ہدیہ ناظرین ہے تاکہ میری تحریر کو تائید کی زبان مل جائے اور حقیقت نکھر کے سامنے آجائے۔ علامہ لکھتے ہیں

''انہوں نے جس زمانے میں چھتیس گڑھ کو اپنی مذہبی تبلیغی اور اصلاحی سرگرمیوں کا مرکز بنایا وہ علمی اور مذہبی اعتبار سے اس علاقے کا بہت ہی تاریک دور تھا۔ اس علاقے میں بدعملی اور دینی شعور برپا کرنے کے لئے بڑے سنگین مراحل سے گذرنا پڑا۔ سالہا سال کی قربانیوں اور پرسوز جدوجہد کے بعد اس علاقے میں دین وسنیت کی بہار آئی سب سے پہلے اصلاح المسلمین کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا اور جب علماء وحفاظ کی ایک فوج تیار ہوگئی تو انہوں نے علاقے کی مسجدوں کو سنبھال لیا۔ آج چھتیس گڑھ میں مسلک اہل سنت کا جو فروغ دیکھ رہے ہیں اسکی سرخی میں مولانا کے خون جگر کا بہت بڑا حصہ ہے۔ مولانا کی روح میں عشق وعقیدت چنگاری ہمیشہ دہکتی رہتی تھی جسکی حرارت سے میں نے بہت سے پتھروں کو پگھلتے دیکھا۔ طبیعت میں سوز وگداز کی صلاحیت پہلے سے موجود تھی اعلیٰ حضرت کے فیضان صحبت نے کیف ومستی کے ایک عالمِ خود فراموش میں

پہونچادیا‘‘۔ جب مدرسہ اصلاح المسلمین کے پلیٹ فارم سے دین وسنیت کی خدمات انجام پانے لگیں تو بڑی تیزی کے ساتھ ادارے کے حلقے بھی پھیلنے لگے۔ وہ گاؤں اور دیہات جہاں لوگ مسلمان تو تھے مگر اسلامی سوز سے خالی تھے، کلمہ تو پڑھتے تھے مگر روح کلمہ سے بیگانہ تھے، اُن کے اندر بھی اسلامی شعور پیدا ہونے لگا، روحانی سوز اور ایمانی حرارت سے انکے قلوب گرمانے لگے سچ ہے کہ جب اخلاص و یقین کا چراغ ہاتھوں میں ہوتا ہے تو راہ کی ظلمتیں بھی نور اور پاؤں کے چھالے بھی پھول بن جاتے ہیں۔

میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر
لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

کیوں کہ جب عشق شوریدہ سر اور جنوں پا بہ زنجیر ہو تو چیتے کا جگر اور شاہین کا تجسس پیدا ہونا لازمی اَمر ہے۔ یہ محسن ملت علیہ الرحمہ کے جذبہ جنوں خیز اور سیمابی کردار ہی کا نتیجہ ہے کہ قوم مسلم کو ایمان کی حلاوت ولذت سے آشنا کرنے کے لئے ہر طوفان سے گزرے کیوں کہ انہیں معلوم تھا کہ اگر عزم پختہ ہے، حوصلے میں توانائی ہے، ارادے میں استحکام، جذبات میں اخلاص ویقین کی چاندنی اور نیت میں للٰہیت ہے تو موجیں بھی شکستہ کشتی کا طواف کرتی ہیں۔ درد دوا، پریشانی آسانی اور انگارے پھول میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔ خطیب مشرق پاسبان ملت حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ آپ کے سیمابی کردار کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

’’فراغت کے بعد جب وہ چھتیس گڑھ تشریف لائے تو یہاں کا دیہی مسلمان پرانے مراسم کی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا ایک کفن بردوش مجاہد کی طرح گاؤں گاؤں کا دورہ کیا، گلی گلی کی خاک چھانی، دن کہیں، رات کہیں، صبح

کہیں، شام کہیں کی منھ بولتی تصویر بن گئے۔ پھولوں کی سیج پر نہیں ہوتے کانٹوں اور انگاروں سے گزرتے، مشن کی دُھن میں دیوانہ وار ڈٹے رہے، جہاں پہونچے کلمہ حق بلند کیا مذہب اہلسنت کی تلقین کی، مسلکِ اعلیٰ حضرت کو فروغ دیا تب کہیں جا کر پورے مدھیہ بھارت میں علم وشعور کی بہار آئی

کشف کی انوکھی داستان

چھتیس گڑھ میں جہاں جہالت کا غلبہ تھا وہیں بدعقیدگی اور وہابیت بھی جابجا شبخوں مار رہی تھی تو آپ نے تبلیغی دورے مزید تیز کر دیئے تاکہ مدھیہ بھارت کو بدعقیدگی کے بادِ سموم سے محفوظ رکھا جا سکے۔ جب معلوم ہوا کہ شہڈول میں وہابیت بڑھ رہی ہے اور شہر کی جامع مسجد پر وہ لوگ قبضے کی تیاری کر رہے ہیں تو آپ وہاں تشریف لے گئے اور لگاتار کئی جلسے کروائے اور عقائدِ باطلہ سے لوگوں کو خبردار کیا۔ آپ کے پُر اثر اور نصیحت آمیز خطاب کا یہ فائدہ ہوا کہ بہت سارے وہابیوں نے اپنی بدعقیدگی سے توبہ کیا اور سنی مسلمان بن گئے۔ ایک دن جلسہ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور سرور کائنات ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے کی وجہ سے علمائے عرب وعجم نے وہابی، دیوبندی پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے اور ان کی انہیں گستاخیوں کا نتیجہ ہے کہ ان کی قبروں میں آگ اور سانپ بھرے ہوتے ہیں۔ جن کو یقین نہ ہو کل میرے ساتھ قبرستان چل کر اپنی آنکھوں سے ان کی بدعقیدگی کا نظارہ کرے۔ اس تقریر کو سن کر ان پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ ان لوگوں کا گھر سے نکلنا مشکل ہو گیا مگر شہر کے کچھ دوسرے افراد حضرت کے ساتھ قبرستان آئے۔ حضرت نے ایک وہابی کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر کچھ پڑھا۔ جناب عبدالسلام صاحب کلیمی صدر جامع مسجد شہڈول کہتے ہیں کہ پہلے تو کچھ نہیں دکھا پھر جب حضرت نے مجھ پر دم فرمایا تو قبر کے احوال مجھ پر بھی

منکشف ہو گئے اور میں پورے ہوش کے ساتھ دیکھ رہا ہوں کہ قبر شعلوں سے بھری ہوئی ہے اور لاش پر سانپ دوڑ رہے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر میں غش کھا کر گر پڑا جب حضرت نے دم فرمایا تو ہوش آیا۔

۱۵/ اگست ۱۹۴۷ء کا ہوش ربا ماحول اور محسن ملت کا پُر اثر خطاب

۱۵/ اگست ۱۹۴۷ء کو ہندوستان تو آزاد ہو گیا مگر مسلمانوں کو اس کی بہت بھاری قیمت چکانی پڑی۔ سفید فاموں کی ٹولی ہندوستان سے بوریا بستر لیکر بھاگ کھڑی ضرور ہوئی مگر ہندو مسلم کے درمیان نفرتوں کی جو بیج بو کر گئی اس کی فصلیں اب تک اُگ رہی ہیں۔ یہ ایک زمینی سچائی ہے کہ ملک کو آزاد کرنے میں مسلمانوں اور علمائے حق نے بھی اپنے تن من دھن کی بازی لگا دی۔ جب آپ آزادی کی خاک کریدیں گے تو اس کے نیچے بہادر شاہ ظفر کے بھتیجوں کا کٹا ہوا گلا، علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمہ کی جزیرۂ انڈمان کی کربناک صعوبتیں، ٹیپو سلطان کی تڑپتی ہوئی لاش، مولانا حسرت موہانی کی شکستہ ہڈیاں، مولانا عنایت حسین کاکوری کی سسکتی آہیں، علامہ نقی علی خان والد گرامی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری کے قلم کی توانائی، مولانا محمد علی جوہر کی دم توڑتی تمنائیں اور محسن ملت کی ہچکیاں لیتی آرزوئیں ملیں گی۔

الغرض یہ تن کے گورے من کے کالے انگریز جانے کو تو چلے گئے مگر دونوں قوموں کے درمیان نفرتوں کی ایسی مضبوط دیوار کھڑی کر گئے جس کا ڈھانا مشکل ہو گیا۔ پورے ملک میں آگ اور خون کی ہولیاں کھیلی جانے لگیں، ہر طرف افراتفری کا ماحول، ہر طرف خون ریزی اور قتل و غارت گری۔ ایسے بھیانک حالات میں مسلمان اپنی دولت اور اثاثے کو کوڑی کے داموں میں بیچ کر نئے ملک کی گود میں پناہ لینے کی تیاری کرنے لگے۔ ایسی روح فرسا

گھڑی میں قوم مسلم کی سچی رہنمائی کرنا، ان کے بڑھتے ہوئے قدم کو روکنا اور انہیں اپنی عظمت کا احساس دلانا کوئی آسان کام نہیں تھا مگر آپ نے اپنی صالح قیادت، سیاسی بصیرت اور حسن تدبر کے ذریعہ طوفان کا رُخ موڑ دیا اور نہایت پُر جوش انداز میں مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ''سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ نے بہت پہلے فرمایا تھا کہ دشمن ہمارے لئے تین باتیں چاہتا ہے۔

(۱) سب سے پہلے ہماری موت تا کہ ہمیشہ کے لئے معاملہ ہی ختم ہو جائے۔

(۲) اگر یہ نہ ہو سکے تو جلا وطنی چاہے گا۔

(۳) اگر یہ بھی نہ ہو سکا تو آخر درجہ میں عاجز و مجبور بنانا چاہے گا۔

ایک دفعہ تم نے ہجرت کر کے دیکھ لیا مگر بربادی کے سوا تمہیں کچھ ہاتھ نہ آیا۔ آج پھر تم یہاں سے جانا چاہتے ہو مگر جانے سے پہلے سوچو، سمجھو، کچھ فیصلہ کرو، بھارت کی دھرتی پر تم نے صدیوں حکومت کی ہے۔ دہلی کے لال قلعہ کی بلند پیشانی ہماری عظمتوں کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔

تم کہاں جا رہے ہو؟ خواجہ کی دھرتی تمہیں پکار رہی ہے، مخدوم سمناں کا روضہ تمہیں آواز دے رہا ہے، محبوب پاک کا آستانہ تمہیں یاد کر رہا ہے، تمہارے آباء واجداد کی ہڈیاں تمہیں آواز دے رہی ہیں، خواجہ کا آستانہ چھوڑ کر کہاں جاؤ گے، مخدوم پاک کا روضہ چھوڑ کر تم سکوں کیسے پاؤ گے، سرکار اعلیٰ حضرت کے فیضان سے بھاگ کر تم کس طرح جی سکو گے''۔

آپ کے اس پر جوش خطاب نے مردہ دلوں میں زندگی کی نئی لہر دوڑا دی، ہر طرف امید و یقین کے چراغ جلنے لگے، بجھے ہوئے دل و دماغ میں امنگوں کی تازہ بہار آگئی، شکستہ حوصلوں میں شباب کی رعنائی پیدا ہونے لگی۔

آپ کے بروقت اقدام سے بہت سارے گھر اجڑنے سے بچ گئے اور بھاگتے ہوئے قدم رُک گئے۔

سیاسی بصیرت

ملک کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو جی آپ کی سیاسی بصیرت اور قائدانہ صلاحیت کے زبردست مدّاح تھے اور حد درجہ آپکا احترام کرتے تھے۔ ۱۹۵۲ء میں جب پہلی مرتبہ ملک میں الیکشن ہوا تو پنڈت نہرو جی نے پھولپور سے انتخاب لڑنے کے لئے اپنا پرچہ نامزد کیا تو اس وقت آپ کو الہ آباد بلایا اور آپ کی سیاسی بالغ نظری پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے انتخابی الیکشن کا انچارج بنایا۔ پورے حلقے میں سیاسی پلیٹ فارم سے جتنے جلسے ہوئے ہر جلسہ سے آپ نے خطاب کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بھاری اکثریت سے نہرو جی کامیاب ہوئے۔ اس سے جہاں آپ کی سیاسی عظمت نے لوگوں کے دلوں میں گھر کیا وہیں آپ کی خطابت کی سحر آفرینی سے بھی لوگ متاثر ہوئے۔ مزید تفصیلی معلومات کے لئے ۳۰/جنوری ۱۹۵۲ء کا دینک بھارت اور ۳۱/جنوری اخبار لیڈر کی رپورٹ پڑھئے۔

آل انڈیا مسلم متحدہ محاذ کا قیام

۱۹۶۰ء کا وہ ہنگامہ خیز ماحول ہندوستان کی تاریخ کا نہایت سیاہ باب ہے۔ ناعاقبت اندیش افراد نے اپنی سیاسی دکان چمکانے کے لئے پورے ملک کو فساد کی آگ میں جھونک دیا تھا۔ شیطانی طاقتیں ایک مرکز پر سمٹ کر ملک کی تباہی کا نظارہ کررہی تھیں، ہر طرف انسانوں کا قتل عام ہورہا تھا، پورے ملک پر ظلم وستم کے گھنے بادل منڈلا رہے تھے، خونخوار درندوں کی سفاکیت پورے شباب پر تھی، مایوسی، بے بسی اور بے کسی مسلمانوں کا مقدر بن

چکی تھی۔ایسے پُرخطراورتاریک دور میں مسلمانوں کوآبرومندانہ زندگی دلانے اور عظمتِ رفتہ کی بحالی کے لئے ایک مضبوط منصوبہ تیار کیا تاکہ اس کے سائے میں بیٹھ کر مسلمان ٹھنڈی سانس لے سکے،آپسی اتحاد قائم ہواور پورے ولولہ وشوق اور جوش وجذبہ کے ساتھ نئے نئے طوفانوں سے کھیلنے کا ہنر پیدا ہو۔چنانچہ آپ نے سید العلماء حضرت علامہ الشاہ آلِ مصطفےٰ مارہروی،حضرت محدث اعظم ہند علامہ سید محمد میاں کچھوچھوی،مولانا اسرار الحق کوٹہ راجستھان،پاسبان ملت علامہ مشتاق احمد نظامی،رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری علیھم الرحمہ اور غازی ملت سید مظہر ربانی کولیکر ایک مشاورتی نشست رکھی۔انتہائی غوروخوض اور کئی روز کی بحث وتمحیص کے بعد لوگ ایک نتیجے پر پہونچے اور آل انڈیا مسلم متحدہ محاذ کا قیام عمل میں آیا۔

آپ کی سیاسی بالغ نظری،فکروتدبراور دُوراندیشی کودیکھ کر باتفاق رائے اس تنظیم کا آپکو جنرل سکریٹری نامزد کیا گیااور یہ آپ کی سیاسی بصیرت کا ہی نتیجہ تھا کہ تھوڑے وقت میں تنظیم نے تقریباپورے ملک میں اپنے بال وپرپھیلادیئے،اُسے وقار اور اعتبار کی منزل مل گئی اور اس کی دھمک دہلی کے ایوان بالا میں بھی محسوس کی جانے لگی۔اس کے بعد جب بھی ملک میں کہیں بھی نفرتوں کے بطن سے ناخوشگوار واقعات رونما ہوئے تو آپ نے اپنافاروقی تیور دکھائے جس سے دلی دربار بھی دہل اٹھتا۔آپ کی اسی سیاسی بصیرتوں پرتبصرہ کرتے ہوئے قائداہلسنت حضرت علامہ ارشد القادری رقم طراز ہیں۔

’’مولانا سیاسی بصیرت کے علاوہ قانون کی نزاکتوں پر بھی نظر رکھتے تھے۔عموماً تجاویز کا مسودہ میں ہی تیار کرتا جب مولانا تجویز کی عبارت میں ترمیم کرتے اور مسکراتے ہوئے اس کے وجوہات بیان کرتے تو ہمیں محسوس ہوتا کہ

اچانک،ہم اندھیرے سے اُجالے میں آ گئے''۔

کُل ہند سنی اوقاف کانفرنس
اور محسن ملت کی خطابت وسیاسی جرأت

۱۹۶۲ء میں آل انڈیا مسلم متحدہ محاذ کے پرچم تلے کُل ہند سنی اوقاف کانفرنس لال قلعہ دہلی کے پریڈ گراؤنڈ میں منعقد ہوئی اس کانفرنس میں محسن ملت نے اپنی سیاسی جرأت اور حُسنِ خطابت کے ایسے جوہر دکھائے کہ وہ تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔قائد اہل سنت علامہ ارشد القادری لکھتے ہیں

''مولانا کی خطابت کا رنگ بھی سب سے نرالا تھا کسی بھی مسئلے پر جب وہ تقریر کرتے تو ایسا لگتا کہ اُنکی آواز میں دلوں کو پگھلا دینے والی حرارت شامل ہے۔سنی اوقاف کے تحفظ کے سلسلے میں وہ ایک تجویز پر تقریر کرنے کھڑے ہوئے تو اُنکے جذبات کے طلاطم کا عجیب عالم تھا۔دہلی حکومت کو سنی اوقاف کی بربادی کا ملزم قرار دیتے ہوئے اُنہوں نے ایسی پرجوش تقریر کی کہ نعرۂ تحسین سے سارا پنڈال گونج اٹھا اور تقریر کے بعد ایک وفد کو ساتھ لیکر وزیر اعظم نہرو جی سے ملاقات کی اور بتایا کہ پورے ملک میں اہلسنت کی تعداد نوے فیصد سے بھی زیادہ ہے اس کے باوجود آپ نے جمیعۃ العلماء کو سنی اوقاف کا مالک بنا دیا ہے جسے وہ اپنی مرضی کے مطابق خرد بُرد کرتے رہتے ہیں اس پر وزیر اعظم نہرو جی نے یہ کہا کہ تقسیم ہند کے وقت سارے لوگ مسلم لیگ کے ساتھ تھے مگر جمیعۃ العلماء اس وقت بھی ہمارے ساتھ تھی آج ہم اسے کیسے نظر انداز کر دیں اتنا کہنا تھا اس وقت محسن ملت کا جلال دیکھنے کے لائق تھا۔وقت کے وزیر اعظم کو للکارتے ہوئے آپ نے فرمایا نہرو جی !اگر آپ کو اُن کا خیال ہے تو آپ کیوں نہیں اپنے مکان کے کسی کونے میں ان کے لئے کوئی آفس کھول کر انہیں

رکھ لیتے مگر مسلمانوں کی وقفیہ جائداد کو اس طرح برباد نہ کیجئے‘‘۔

آپ کی اسی جرأت وہمت اور دیوانگی کو دیکھتے ہوئے مجاہد دوراں حضرت علامہ سید مظفر حسین کچھوچھوی لکھتے ہیں

’’ہندوستان کا کم وبیش ہر سنی صحیح العقیدہ مسلمان جانتا ہے کہ محسن ملت نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ ملت اسلامیہ کی بقاوتحفظ کے لئے مذہبی وسیاسی دونوں اعتبار سے وقف کر رکھا تھا اور کسی بھی مسئلہ میں پنڈت نہرو سے لیکر چھوٹے منسٹر اور کرمچاری سے آنکھ ملا کر جرأت وہمت سے اپنی بات منوا لیتے جو بلاشبہ ان کی سیاسی تدبر کا نمایاں کارنامہ تھا‘‘۔

اسمیں کوئی شک نہیں کہ سیاسی حلقوں میں اگر ہمارا اثر نہیں ہے تو ہم اپنے حقوق سے ہمیشہ محروم کردیئے جائیں گے اِسی نظریہ کے تحت ہمارے اکابر نے سیاست میں قدم رکھا اور اپنے حقوق کی بازیابی کے لئے ہر طرح کی قربانیوں سے گزرے۔ گویا سیاست میں کل بھی ہمارے لوگ تھے اور آج بھی ہمارے نمائندہ ہیں فرق اتنا ہے کہ کل کے لوگ روشن ضمیر تھے اور آج ضمیر فروش۔ کل کے لوگوں نے قوم وملت کی فلاح وبہبودی کے لئے سیاست میں قدم رکھا تھا اور آج جاہ طلبی، حصول زر اور اپنے مفاد کی خاطر۔ خطیب مشرق حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی محسن ملت کی سیاسی عظمتوں کو سلام پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں

’’جہاں وہ فقہی بصیرت رکھنے والے ایک جید عالم دین، خانقاہ کے صوفی باصفا اور عارف حق آگاہ تھے وہیں میدان سیاست کے شہسوار بھی اور مسلمانوں کے دُکھ درد کے ساتھی بھی وہ سیاستِ حاضرہ سے بہت قریب رہے انہوں نے سیاست کو چھوا اور سونگھا تھا، اسمیں ڈوبے نہیں تھے۔ ہر کہ درکان

رفت نمک شدکی مثال نہ تھے بس اِسی قدر اس سے تعلق تھا جو آڑے وقت مسلمانوں کے کام آسکے“۔

فقھی بلندی

پروردگار کی قدرتِ کاملہ سے یہ بعید نہیں کہ ایک پیکرِ خاکی میں فضل وکمال، علم وادراک، فقہ وافتاء، طلاقت لسانی، حسن گفتار اور پاکیزہ کردار کی ساری عظمتیں سمیٹ دے۔ خدائے قادرِ مطلق نے جہاں آپ کو دیگر بہت ساری خوبیاں عطا کی تھیں وہیں فقہی بصیرت کا وافر حصہ بھی عطا کیا تھا۔ ادیب شہیر حضرت مولانا عبدالمبین نعمانی صاحب قبلہ رکن المجمع الاسلامی مبارکپور تحریر کرتے ہیں

”ہوش سنبھالنے کے بعد سب سے پہلے میں نے آپ کو ایک مفتی کی حیثیت سے جانا۔ ہوا یہ کہ بنارس میں بے داڑھی والے یا شخصی داڑھی والے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں شرعی حکم پر مشتمل ایک پوسٹر شائع کیا گیا جس میں علماء کرام کے فتاویٰ تھے۔ اُس پوسٹر میں نمایاں طور پر فتویٰ محسن ملت حضرت مولانا مفتی حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ کا تھا یہ تقریباً ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء کی بات ہے“۔

مسئلہ مرغوب حافظِ توریت وانجیل، عالم ہفت لسان، فاضل جلیل حضرت علامہ سید شاہ قائم چشتی قتیل داناپوری سجادہ نشیں آستانہ چشتیہ نظامیہ داناپور پٹنہ کی تصنیف لطیف ہے۔ حضرت علامہ داناپوری جب ۱۹۶۳ء میں حج وزیارت کی سعادت سے مشرف ہونے کے لئے حرمین طیبین پہونچے تو آپ نے مکہ شریف اور مدینہ شریف میں نجدی امام کی اقتداء میں کوئی نماز نہیں ادا کی بلکہ ہندوستان سے گئے ہوئے جماعت اہلسنت کے علماء کے ساتھ پنج وقتہ

نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔ واپسی پر پٹنہ کے کچھ وہابیوں نے ہنگامہ کیا اسکے جواب میں آپ نے مسئلہ مرغوب ترتیب دیا اور پھر نجدی حکومت ونجدی امام کے عقائد باطلہ کے چہرے سے نقاب اٹھایا اور قرآن وحدیث واقوال ائمہ وفقہاء کی روشنی میں انکے گمراہ وبددین ہونے کو ثابت کیا اور آپ نے ملک بھر کے مفتیان کرام کی تائید وتوثیق حاصل کی جس میں تیسرے نمبر پر حضرت محسن ملت کی تحریر کو جگہ ملی ہے اس کی سرخی یہ ہے

سیدالمناظرین سندالعلماء مفتی عصر حضرت مولانا حامد علی صاحب قبلہ مدظلہ العالی دار العلوم رائے پور مدھیہ پردیش

محترم المقام حضرت مولانا سید شاہ محمد قائم صاحب دامت برکاتہم العالیہ پس از سلام مسنون یہ فقیر عرض گزار ہے کہ کتاب مسئلہ مرغوب جو آنجناب کی تالیف کردہ ہے وصول ہوئی اور اسے میں نے بغور پڑھا۔ آپ پر چند مفسدین نے اعتراض کیا ہے کہ ایام حج میں گمراہ وبے دین نجدی امام کے پیچھے آپ نے نماز کیوں نہیں ادا کی اس کا نہایت مدلل ومعقول جواب تحریر فرمایا ہے۔ آپ نے جواب اگرچہ اپنے اُوپر سے دفیعہ کے لئے فرمایا مگر یہ کتاب عامۃ المسلمین کے لئے انتہائی مفید ثابت ہوگی اور ضرورت ہے کہ اس کتاب کی زائد سے زائد تشہیر کی جائے اور مختلف زبانوں میں اس کے ترجمے شائع کئے جائیں تاکہ سنی مسلمان زائد سے زائد فائدہ حاصل کرسکیں اور ایامِ حج میں اپنی عبادت کو ضائع ہونے سے بچائیں اور بے دین نجدیوں کے مکروفریب سے ہوشیار رہیں۔ اِس سلسلے میں ایک کتاب مسئلہ حجاز رپورٹ وفد خلافت ۱۹۲۶ء میرے پاس تھی بذریعہ رجسٹری بک پوسٹ کررہا ہوں جس میں ان مقدس مقامات کی تصاویر بھی موجود ہیں جسے اُس نجدی حکومت نے بزعمِ حکومت

مسمار کر دیا اسے ملاخط فرمائیں گے اِس تصاویر کی اشاعت اگر ہو جائے تو مسلم عوام کو اندازہ ہو جائیگا کہ راز داروں پر پردہ کیا ہے۔ نجدی حکومت اور اُس کی کارگزاریوں کے ہیبت ناک خدوخال آسانی سے سمجھ میں آجائیں گے۔ ایام حج میں آپ نے نجدی بے دین امام کے پیچھے نماز ادا نہیں فرمائی شرعاً بالکل صحیح کیا۔ واقعی ایک مسلمان کو ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں اور نہ کسی طرح اس کی اقتداء میں نماز ہوتی ہے جیسا کہ احادیث نبویہ ﷺ اور فتاویٰ علماء کرام سے بدلیل قاطع ثابت ہے جس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں اور پھر آپ بفضلہٖ تعالیٰ مسلمانوں کے رہنما ہیں اور روحانی طریقے پر قلب ذاکر رکھتے ہیں۔ مراقبہ ومشاہدہ کے پابند ہیں ۔ایسا دل ہے جو عشق رسول سے معمور ہے تو کس طرح ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کرتے جو گمراہ بے دین ہے۔ لہٰذا شریعت مطہرہ کی نظر میں آپ کا فعل قطعاً درست وصحیح ہے اور انشاء اللہ قیامت کے دن دربار رسالت میں آپ کو سرخروئی حاصل ہوگی اور جن لوگوں نے نجدی امام کے پیچھے نمازیں ادا کیں ان کی نماز قطعاً نہیں ہوئی وہ لوگ توبہ کریں اور جتنی نمازیں بے دین وگمراہ کے پیچھے ادا کی ہیں ان کو دہرائیں ورنہ فرض انکے ذمہ ساقط نہ ہوگا اور قیامت کے دن عذاب کے مستحق ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

خادم قوم

فقیر حامد علی الوارثی

مہتمم مسلم یتیم خانہ مفتی شہر رائے پور

۳۰/ دسمبر ۱۹۶۳ء

اس تائید کے بعد حضرت محسن ملت کے دو اور فتوے ہدیہ ناظرین ہیں۔

استفتاء کرنے والے عبدالکریم ربانی پٹنہ گڑھ، ضلع بلانگیر کے رہنے والے ہیں

انہوں نے سوال کیا۔

بخدمت شریف حضرت مولانا مولوی حامد علی صاحب قبلہ گزارش خدمت یہ ہے کہ سوالات کے جواب سے مشکور فرمائیں۔

سوال نمبر۔۱ علاقہ پٹنہ گڑھ موضع بھنا میں ایک لڑکی کی شادی ہوئی، شادی کے بعد میاں بیوی میں دو سال تک اچھے گذرے بعدازاں اس لڑکی کا شوہر پاگل ہو گیا مختلف طریقے پر علاج بھی کرایا گیا لیکن جنوں حد سے زیادہ ہوتا گیا آج تقریبا ۶/ سال ہوئے لڑکی کے کوئی وارث نہیں اب لڑکی یہ چاہتی ہے کہ میں دوسرا نکاح کروں لہذا شرعی مسئلہ سے آگاہ کریں۔

عبدالکریم ربانی

پٹنہ گڑھ ضلع بلانگیر۔۱۴/ اپریل ۱۹۶۰ء

الجواب۔ جبکہ شوہر پاگل ہو گیا اور علاج سے فائدہ نہیں تو ایسی صورت میں میاں بیوی میں تفریق یعنی جدائی کردی گئی آج جس تاریخ کو یہ فتویٰ لکھا جارہا ہے اسی تاریخ سے عورت پر طلاقِ بائن پڑگئی اب یہ عورت ۳/ حیض یعنی زائد سے زائد ۳/ ماہ ۱۳/ یوم عدت گزار کر کسی بھی مرد سے اپنا نکاح کرسکتی ہے پہلا نکاح ٹوٹ گیا اور طلاق ہوگئی اسلئے عورت کو شریعتِ اسلامیہ کے رو سے اپنا نکاح کرنے کا پورا اختیار ہے اگر ۳/ ماہ ۱۳/ دن کے اندر یہ شوہر جو پاگل ہو گیا ہے اچھا ہوجائے اور اپنی بیوی کو لے جانا چاہے تو پھر سے نکاح پڑھا کر لے جاسکتا ہے۔ یہ عورت پاگل شوہر کے لئے بغیر نکاح پڑھائے ہوئے حرام ہے۔ ۱۸/ مئی سے عدت شمار ہوگی۔

کتبہ

فقیر محمد حامد علی

مہتمم مسلم یتیم خانہ رائے پور ۱۸/ مئی ۱۹۶۰ء

سوال نمبر۲۔ احمد جانی ایک شادی شدہ نوجوان ہیں اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے ایک ہندولڑکی سے ناجائز تعلقات ہوگئے اس ہندولڑکی کو احمد جانی کی طرف سے ایک لڑکا ہوا ہے اس لڑکے کو احمد جانی اپنے گھر رکھنا چاہتے ہیں آیا ایسا لڑکا حلال ہے؟ اگر حلال نہیں تو اس کو کس طریقہ اسلام میں لایا جائے ،اسلامی رو سے احمد جانی اور اس لڑکے کا کیا معیار ہے اور عام مسلمانوں کو ان سے کیسے تعلقات رکھنا چاہیے۔

عاصی عبدالکریم ربانی

۱۴/اپریل ۱۹۶۰ء

الجواب۔ جس ہندولڑکی کے ساتھ احمد جانی کا تعلق ہوگیا ہے اگر وہ اسلام میں آجائے تو اس کو مسلمان کر کے دونوں کا نکاح کردیا جائے اور اگر وہ مسلمان نہیں ہونا چاہتی اور احمد جانی یہ کہتا ہے کہ یہ لڑکا میرا ہے اور عورت لڑکے کو احمد جانی کو دے دیتی ہے تو لڑکے کو احمد جانی اپنے پاس رکھے اور اس کا ختنہ کرادے مگر لڑکا احمد جانی کی جائیداد سے حصہ نہیں پائے گا۔احمد جانی کے پاس اگر یہ لڑکا رہتا ہے اور احمد جانی اس کی پرورش کرتا ہے اور ختنہ کرادیتا ہے تو یہ لڑکا مسلمان سمجھا جائیگا اگر مر جائے تو مسلمان اسکی جنازے کی نماز پڑھ کر اپنے قبرستان میں دفن کریں اور اگر عورت لڑکا نہ دے تو احمد جانی کا یہ لڑکا متصور نہیں ہوگا کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وللعاھر حجرٌ زانی مرد کے لئے پتھر کا ٹکڑا ہے اس صورت میں لڑکا اس کی ماں کا ہوگا اور مسلمان اسکے ساتھ اسلامی برتاؤ نہیں کرسکتے ہیں وہ ہندو ہی سمجھا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

فقیر محمد حامد علی

مہتمم مسلم یتیم خانہ رائے پور ۱۸/اپریل ۱۹۶۰ء

وصال مبارک

۲۶/محرم الحرام ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۵/اپریل ۱۹۶۸ء کوعلم ودانش شعور وآگہی اور شریعت وطریقت کا ماہتاب ہمیشہ کے لئے روپوش ہوگیا۔

خدارحمت کنداین عاشقانِ پاک طینت را

نماز جنازہ

آپ کی نمازجنازہ آپ کے بڑے صاجبزادے حضرت مولاناڈاکٹرفاروق علی فاروقی علیہ الرحمہ نے پڑھائی۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور بھیگی پلکوں کے ساتھ اپنے دینی رہنما کوسپردخاک کیا۔

مزار مبارک

حضرت فاتح شاہ مارکیٹ کے گراؤنڈ اور حضرت ہی کے پہلو میں آپ کا مزار مبارک ہے جہاں عرس کے موقع سے ہر سال عقیدت مند آپ کی تربت پہ محبتوں کے پھول پیش کرتے ہیں اور مرقد اطہر سے یہ آواز آرہی ہے۔

خاک ہوکر عشق میں آرام سے سونا ملا

جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی

”محسن ملت ارباب علم ودانش کی نظر میں“

ایک مختصر کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے اس سے قبل ان کی حیات کی ایک جھلک پیش کردی گئی تاکہ ان کی شخصیت کا ہلکا تعارف بھی ہوجائے۔اب ورق کھولیے اور اصحاب فکر وشعور کی آراء ملاحظہ فرمایئے جومحسن ملت کی شخصیت کے حوالے سے زیب قرطاس کی گئی ہیں۔

نذرانہ اصحاب علم و دانش

تاجدار اشرفیت حضرت سید الشاہ علی حسین اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کچھوچھہ شریف

آپ کی زبان میں خدا نے وہ تاثیر دی ہے جو پل بھر میں لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔

شہزادئہ اعلیٰ حضرت حضور حجۃ الاسلام علامہ حامدرضا رحمۃ اللہ علیہ بریلی شریف

حامد علی تم ملت کا انمول نگینہ ہو تم نے کفرستان میں اسلام کا چراغ جلایا۔

برہان ملت حضرت علامہ برہان الحق رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم مدھیہ پردیش

حضرت مولانا حامد علی فاروقی فرنگی محل لکھنو میں کچھ دنوں تعلیم حاصل کرنے کے بعد بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت کے مدرسہ منظر اسلام میں داخل ہوئے، اعلیٰ حضرت سے کچھ رسائل بھی پڑھے۔ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین مفتی اعظم سے بھی تفسیر، حدیث اور فقہ کے درس میں شریک ہوئے، حضرت مفتی اعظم مولانا کو وہ نکات بتاتے جن نکات پر وہ مناظرہ فرماتے، مجھے جہاں تک علم ہے مولانا اعلیٰ حضرت سے بیعت بھی تھے اور انہیں اعلیٰ حضرت سے خلافت کی سند بھی ملی۔

جلالت العلم حضور حافظ ملت علامہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ محدث مبارکپوری

قوم کی صحیح نباضی اور سیاسی دُوراندیشی کا آپ پیکر اور حضور اعلیٰ حضرت

کے فیضان کی چلتی پھرتی تصویر تھے اس ویران اور اجاڑ علاقے میں آپ نے جس محنت وقربانی کے ساتھ اسلام کا پیغام پہونچایا وہ خود اپنی مثال ہے۔

تاجدار برکاتیت احسن العماء حضرت سید مصطفیٰ حیدر حسن میاں رحمة الله علیه مارهره شریف

ان کی بلند ہمتی و جفاکشی اور بے باکی ملت کے لئے سرمایہ افتخار ہے۔

گل گلزار رضویت ریحان ملت حضرت علامه ریحان رضاخان رحمة الله علیه بریلی شریف

حضرت محسن ملت شاہ محمد حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ دین کے سچے خادم، اسلام کے عظیم مجاہد اورقوم و ملت کے محسن تھے جنہوں نے کفرستان میں اسلام کا جھنڈا گاڑا، مسلم قوم کے مسائل پر وزیر اعظم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ پورے علاقے میں ان کے احسانات بکھرے پڑے ہیں جہاں جایئے ان کی قربانیوں کا نظارہ کیجئے۔

جانشین مفتی اعظم تاج الشرعیه مفتی اختر رضاخان قادری ازهری بریلی شریف

حضرت محسن ملت شاہ محمد حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ نے وسط ہندوستان میں جن لگن اور قربانیوں کے ساتھ اسلام کی خدمت کی، صدہا غیر مسلموں کو اسلام سے وابستہ کیا وہ سبھوں کیلئے سرمایہ افتخار ہے سچ تو یہ ہے کہ یہ میرے جد کریم اعلی حضرت عظیم البرکت کے فیضان کی برکت ہے کہ آپ جدھر گئے سنیت کا پرچم لہرانے لگا۔

خطیب مشرق حضرت علامہ

مشتاق احمدنظامی رحمۃ اللہ علیہ الہ آباد

محسن ملت حضرت مولانا الحاج حامدعلی فاروقی صاحب علیہ الرحمہ جماعت اہل سنت کی ایک مقتدر شخصیت تھے۔خدا نے انہیں بڑی خوبیوں سے نوازا تھا۔ وہ امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی عبقری ونادر روزگار ہستی کی درسگاہ کے تعلیم یافتہ تھے۔اگر وہ دارالافتا کے عظیم فقیہ، درسگاہ کے کامیاب مدرس اور افق خطابت کے آفاقی خطیب تھے تو میدان سیاست کے شہرۂ آفاق قائد بھی تھے۔انہوں نے سیاست کو چھوا اور سونگھا تھا اس میں ڈوبے نہیں تھے وہ ایک صوفی منش درویش، عارف حق آگاہ اور وقت کے جید عالم تھے۔

عالم شریعت حضرت علامہ پیر محمود احمد رفاقتی اشرفی

صاحب بھوانی پور شریف ،مظفرپور

یقین محکم، عمل پیہم اور محبتِ فاتح عالم کے پُرکشش پیکر کا نام حضرت محسن ملت مولانا حامدعلی فاروقی ہے جو بیک وقت ملک کے وفادار مجاہد، مسند رشدوہدایت کے روشن ضمیر پیر، درس وتدریس کے ماہر اور شریعت وسنت کے عامل تھے آپ اپنے حسن تدبر، دوراندیشی اور معاملہ فہمی میں پوری جماعت میں فائق نظر آتے ہیں۔فیاض قدرت نے بڑی خوبیوں سے نوازا تھا۔

رئیس القلم حضرت علامہ ارشدالقادری

علیہ الرحمہ جمشید پور

محسن ملت حضرت مولانا حامدعلی فاروقی ان خوش نصیب اور قابل رشک علما میں ہیں جنہوں نے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کی زیارت کی اور ان

کے حلقہ درس میں شریک ہوئے۔آپ گونا گوں محاسن وکمالات کی جامعیت کے اعتبار سے حیرت انگیز شخصیت کے مالک تھے۔ان کی خطابت کا رنگ بھی سب سے نرالا تھا۔کسی بھی مسئلہ پر جب وہ تقریر کرتے تو ایسا لگتا کہ ان کی آواز میں دلوں کو پگھلا دینے والی حرارت شامل ہے آپ نے وسط ہندوستان میں علم وفکر اور شعور وآگہی کا وہ چراغ جلایا جس کی روشنی سے پورا علاقہ جگمگا رہا ہے اور آپ تاحیات مسلک اعلی حضرت کے فروغ اور سنیت کی حفاظت کے لئے شمع کی طرح پگھلتے رہے۔

سیدالمشائخ حضرت سید اظہار اشرف صاحب ولی عہد کچھوچھہ شریف

مدھیہ بھارت میں جدھر سے گذر جایئے حضرت محسن ملت کے خلوص ولگن اور قربانیوں کا ثمرہ قدم قدم پر دیکھنے کو ملے گا۔جہالت کی تاریکیوں میں عشق رسول کا چراغ جلا کر انہوں نے پوری قوم کو بربادی سے بچالیا انہوں نے جس انداز میں دین وسنیت کی خدمت انجام دی وہ ہماری قوم کے لئے لائق صد افتخار ہے۔

مناظر اہلسنت حضرت علامہ مفتی محمد اسلم صاحب قبلہ رضوی بانی جامعہ قادریہ مقصود پور مظفرپور بہار

قادری نوازشوں،چشتی عنایتوں اور رضوی کرم پاشیوں کے خوبصورت پیکر کا نام محسن ملت حضرت مولانا حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ ہے جن کی جہد مسلسل اور جرأت وہمت کی داستانیں چمن در چمن پھیلی ہوئی ہیں جنہوں نے اپنے خون کی لالی سے چھتیس گڑھ کی باغِ سنیت کو بہارِ تازہ عطا کیا۔

حضرت مولانا سید اسلام الدین

درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء دھلی

حضرت مولانا الحاج حامد علی فاروقی ایک عالم بے بدل اور اعلیٰ درجے کے صوفی تھے۔ اخلاق حمیدہ، سخاوت وتواضع اور علم ظاہری وباطنی میں یکتائے زمانہ تھے۔ مدھیہ بھارت میں صحیح معنوں میں اسلام کی تبلیغ فرمائی اور صحیح راہ دکھائی۔ حضرت محبوب الٰہی سے خاص تعلق حاصل تھا۔ سلطان الہند کی بارگاہ میں اکثر حاضری دیا کرتے تھے۔

حضرت مولانا ڈاکٹر حسن رضا خان .Ph.D پٹنہ

ڈائرکٹر ادارئہ تحقیقات پٹنہ بہار

محسن ملت حضرت مولانا حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ فکروشعور، علم وعرفان کے اس ماہ درخشاں کا نام ہے جسکی ضیاپاشی اور خوبصورت چاندنی میں آج بھی پورا علاقہ نہار رہا ہے آپ قوم کے عظیم رہنما، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے شاگرد اور ان کی فکرونظر کے مبلغ وترجمان تھے۔ یہ ان کی عظیم قائدانہ صلاحیت کا ہی نتیجہ ہے کہ پورے چھتیس گڑھ میں سنیت کی فضا رچی بسی ہوئی ہے۔

آبروئے قلم حضرت علامہ سید محمد حسینی

اشرفی صاحب ناگپور

حضرت محسن ملت علیہ الرحمہ دین کے سچے خادم، سنیت کے عظیم علمبردار اور ملک کے وفادار تھے آپ نے ہمیشہ خودغرض سیاست سے اپنے آپ کو دُور رکھا اور صاف ستھری سیاست جس میں قوم کی بھلائی ہو اختیار کی۔ اپنے علاقے میں سنیت کی خدمت اور مسلمانوں کی حفاظت کے علاوہ غیر مسلموں میں بھی

اسلام کو اس خوبصورتی سے پہونچایا کہ شدھی آندولن دم توڑنے لگا اور دشمنان اسلام کا سر نیچا ہونے لگا جو یقیناً اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کا فیض تھا جو آپ کی زبان پر جاری تھا۔

مبلغ اسلام حضرت مفتی عبدالحلیم صاحب قبلہ اشرفی ناگپور

محسن ملت حضرت مولانا حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ اپنی مذہبی، سیاسی اور سماجی کارکردگی کے سبب محتاج تعارف نہیں، نہایت متحرک اور فعال شخصیت کے مالک تھے۔ وقت کے بہترین عالم، صف اول کے خطیب اور میدان سیاست کے ماہر تھے۔ سیاسی بالغ نظری اور قوم کی نباضی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

پیرطریقت حضرت مولانا سید ظل حسن صاحب اشرفی کچھوچھہ شریف

جب رائے پور اور چھتیس گڑھ پر شدھی کرن کی تحریک چلی اور مسلمانوں کا ایمان وایقان خطرے میں پڑنے لگا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت محسن ملت مولانا حامد علی صاب فاروقی کو سینہ سپر کردیا جنہوں نے ہزاروں کو مسلمان بنا کر پوری ملت کو اس فتنہ سے بچالیا۔

حضرت مولانا مفتی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ نجم القادری صاحب (Ph.D.، میسور یونیورسٹی) ممبئی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی کے فیضان قربت نے محسن ملت کو جُہدِ مسلسل کا مجسم بنادیا چھتیس گڑھ کے اس علاقے میں علمی شعور، عملی امنگ، دینی جذبہ اور ملی بیداری پیدا کرنے کیلئے سب سے پہلے آپ نے مدرسہ

اصلاح المسلمین کے نام سے ایک ادارہ قائم فرمایا، چھتیس گڑھ میں مسلک اہل سنت کا جو فروغ دیکھ رہے ہیں اس کی سرخی میں مولانا کے خونِ جگر کا بہت بڑا حصہ ہے۔

ڈاکٹر سید شمیم احمد گوہر مصباحی
سجادہ نشین خانقاہ حلیمیہ الہ آباد

محسن ملت بلا شبہ بیسویں صدی کے عظیم مجاہدین میں سے ایک تھے جن کا جسم جوش مارتے ہوئے لہو اور رینگتے ہوئے گرم پسینوں سے آشنا تھا۔ جن کی ایڑیاں خار مغیلاں سے آشنا تھیں اور جن کا سینہ میدان کارزار میں دوڑتے ہوئے اسپِ تازی کے بھانپ کی مانند گرم تھا۔ چھتیس گڑھ جیسے پسماندہ اور بے تہذیب علاقوں کو آپ نے اپنی علمی سرگرمیوں، خطابت، وعظ اور حسن سلوک سے آباد کیا اور عرفان و آگہی کے سینکڑوں چراغ روشن کیے۔

سراج ملت حضرت مولانا سید سراج اظہر صاحب
بانی دار العلوم مفتی اعظم پھول گلی مسجد ممبئی

محسن ملت حضرت مولانا حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ گلشن فاروقی کے اس مہکتے پھول کا نام ہے جنہوں نے امام احمد رضا کے آغوش علم و فضل میں کھیلنا اور مچلنا سیکھا تھا، جن کی پوری حیات تاریخ دعوت و عزیمت سے لبریز ہے جنہوں نے فکر و عمل کی راہوں میں رفعتوں کی ایسی خوشبو بکھیری ہے جسکی نکہت جادۂ حق و صداقت کے مسافر کو معطر کرتی رہے گی۔

حضرت مولانا ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم صاحب
صدر شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ ہمدرد دہلی

محسن ملت مولانا حامد علی فاروقی مناظر اعظم ہند شیر شبیہ اہلسنت

حضرت مولانا حشمت علی خان قادری رضوی علیہ الرحمہ کے رفیق درس اور مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری علیہ الرحمہ کے خرمن علم وادب کے خوشہ چیں تھے، ان حضرات کی رفاقت نے انہیں علم وادب اور فضل وکمال کی اس بلندی پر پہنچا دیا تھا جس کا بآسانی اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ ایسی شخصیت جو علمی، دینی، سیاسی اور سماجی ہر اعتبار سے مرکز توجہ ہو کچھ کم اہمیت کی حامل نہیں۔ انہوں نے اپنی دینی وملی خدمات کے قطع نظر جنگ آزادی کے تعلق سے جو کارنامے انجام دیئے ہیں ان کی نیک نامی اور عزت وناموس کی سربلندی کے لئے کافی ہیں۔

رئیس التحریر حضرت علامہ وارث جمال قادری
صدر آل انڈیا تبلیغ سیرت ممبئی

محسن ملت حضرت علامہ حامد علی فاروقی اپنے بزرگوں کی ایک روشن تصویر اور اپنے گوناگوں وجود حیرت میں کثیر الجہات بلندیاں اور فراستِ مومن کی جلوہ سامانیاں لئے ہوئے ہیں جن کا وجود مسعود بر کفِ جامِ شریعت و بر کف سندانِ عشق کا بڑا خوبصورت امتزاج تھا۔ آپ بیک وقت مسلمانوں کے جہاں ایک عظیم دینی، مذہبی رہنما تھے وہیں سیاسی مقتدیٰ بھی اور وہ جنگ آزادی میں ابوالکلام کے شانہ بشانہ نہیں بلکہ ان سے کئی قدم آگے تھے۔

حضرت علامہ سیداولاد رسول قدسی کیلی فورنیہ امریکہ

محسن ملت حضرت علامہ حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ جماعت اہل سنت کے عظیم قائد، پُرسوز داعی اور نہایت مخلص مجاہد تھے۔ جن کے سینے میں مسلک ومذہب کا درد کوٹ کوٹ کر بھرا تھا آج چھتیس گڑھ میں جو سنیت کا تقدس ہے اُس میں محسن ملت کی پُرسوز کاوش کا بڑا دخل ہے۔ آپ نے ایک ادارہ قائم فرما کر علماء

اور حفاظ کی ایک فوج تیار کی ۔رب قدیر نے آپکے اندر عشق واخلاص کی ایسی چنگاری بھر دی تھی جس سے پتھر دل افراد بھی پگھلتے نظر آئے اور یہ سب اعلیٰ حضرت امام اہل سنت احمد رضا قادری کے فیضان کرم کا نتیجہ تھا۔

ڈاکٹر امجد رضا امجد

چیف ایڈیٹر رضابک ریویو پٹنہ

حضور محسن ملت حضرت علامہ حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ نے شہر رائے پور میں اصلاح المسلمین کے نام سے ایک ادارہ قائم فرما کر بجھے ہوئے دماغ اور سسکتی روحوں کے اندر اسلامی سوز پیدا کر دی ۔جو دین و مذہب سے دور تھے وہ اسلام کے متوالے بن گئے ۔جو علم شریعت سے ناواقف تھے ان کے گھروں میں قرآن کی تلاوت ہونے لگی اور آج پورے چھتیس گڑھ میں جو سنیت کا وقار اور درود و سلام کی بہار ہے اسی مرد حق آگاہ کے نالہ نیم شبی کا ثمرہ ہے۔

ادیب شہیر حضرت مولانا عبدالمبین نعمانی صاحب

چریاکوٹ مئو یوپی

علمائے اہلسنت میں ایک تابندہ نام آتا ہے مجاہد حریت حضرت علامہ شاہ مفتی حامد علی فاروقی رضوی علیہ الرحمہ کا جو بیک وقت سیاسی قائد بھی تھے اور مذہبی مصلح و مرشد بھی، جنگ آزادی ہند میں انہوں نے بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

ڈاکٹر پروفیسر فاروق احمد صدیقی

صدر شعبۂ اُردو وفارسی بہار یونیورسٹی مظفر پور

محسن ملت حضرت مولانا حامد علی فاروقی ایک محمود الصفات شخصیت کا نام ہے اپنے عہد کے ایک جید عالم، مبلغ اسلام، سیاسی مدبر اور دین و سنیت کے پُرجوش داعی تھے اپنی دینی بصیرت، خلوص وللّٰہیت ،غیر معمولی قوتِ

ارادی، اولوالعزمی، مجاہدانہ اسپرٹ اور انقلابی سرگرمیوں کی بدولت محسن ملت بن گئے۔ وہ ان بلند ہستیوں میں تھے جن پر یہ شعر پوری طرح منطبق ہوتا ہے کہ۔

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

نقیب اہلسنت حضرت مولانا سید علی احمد صاحب سیوانی، علی گڑھ

حضرت محسن ملت حضرت علامہ حامد علی فاروقی گلشن فاروقیت کے اس شگفتہ گلاب کا نام ہے جس کی نکہت بیزی قیامت کی صبح تک مشام عشق وایمان کو معطر کرتی رہے گی۔ قوم مسلم کو علمی شعور دینے کے لئے مدرسہ اصلاح المسلمین قائم کیا۔ کیوں کہ جو قوم تاریکیوں کی مسافر ہو اس کی نہ کوئی منزل ہوتی ہے اور نہ اپنا کوئی پتہ۔ بلندیوں کو چھونے کے لئے علم اولین شرط ہے چنانچہ محسن ملت نے سب سے پہلے علم کی فکٹری قائم کی اور ان کی سعی پیہم سے ہر طرف علم کا اجالا پھیلنے لگا۔ آج ہر طرف سنت وشریعت کا نکھار اسی مرد مجاہد کی آہ سحر گاہی کا نتیجہ ہے۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل رضوی صاحب مظفرپور بہار

محسن ملت حضرت علامہ حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ اپنی ذات میں تنہا ایک انجمن تھے جن کی علمی، ادبی، قومی اور مذہبی خدمات کی کرنوں سے پورا مدھیہ بھارت روشن ہے۔ آپ نے مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت میں پوری زندگی گزار دی۔ آپ علومِ مشرقیہ کے ماہر عالمِ دین، فاضلِ اجل، دین حق کے مخلص داعی اور وفا شعار رہبر تھے۔ سیاست پر بھی آپ کافی گرفت رکھتے تھے کوئی بھی قومی اور ملی مسئلہ ہو حکومتِ ہند کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باتیں کیا کرتے تھے۔

آبروئے صحافت حضرت مولانا ظہیر الدین صاحب کانپور

محسن ملت حضرت العلام مولانا شاہ محمد حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ نے مدھیہ بھارت میں شدھی آندولن کے موقع پر جس شاندار انداز میں دشمنانِ اسلام کا مقابلہ کیا وہ سبھوں کے لئے سرمایہ افتخار ہے یہ آپ ہی کی محنت و جاں فشانی اور بے مثال قربانی کا نتیجہ ہے کہ آج پورے علاقے میں سنیت کا دبدبہ اور مسلک اعلیٰ حضرت کا بول بالا نظر آتا ہے۔آپ اپنے وقت کے بے مثال فقیہ اور عظیم خطیب ہونے کے ساتھ بہترین مدبر اور دور اندیش سیاست داں بھی تھے۔

ناشر سنیت محترم الحاج سعید نوری صاحب

جنرل سکریٹری رضا اکیڈمی ممبئی

محسن ملت حضرت مولانا حامد علی فاروقی اعلیٰ حضرت کے ان نامور شاگردوں میں ہیں جنہوں نے اپنے حسن تدبر، علمی وقار، فکری بلندی اور قائدانہ عظمتوں سے مدھیہ بھارت کے مسلمانوں کے ایمان وعقیدہ کا تحفظ فرمایا اور دین وسنیت کے خزاں رسیدہ چمن کو از سر نو زندگی کی حرارت عطا کی ان کے دینی ملی اور علمی کارناموں کو بڑے پیانے پر پھیلانے کی ضرورت ہے۔

حضرت مولانا مفتی نذیر القادری صاحب

دار العلوم قادریہ نوریہ مرزاپور

محسن ملت علامہ شاہ حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ کا شمار دین وملت کی ان شخصیات میں ہوتا ہے جنہوں نے گلشن اسلام کی آبیاری کیلئے اپنی رگِ حیات کا ایک ایک قطرہ نچوڑ کر رکھ دیا۔ یہ وہ پہلے مرد مجاہد ہیں جنہوں نے پورے چھتیس گڑھ میں کفر وشرک اور انگریز جبر وتشدد کے شدید آندھیوں کی زد پر عشق وایمان کے تحفظ کا پہلا چراغ روشن کیا جو آج تک روشن ہے اور انشاء اللہ تا قیامت روشن رہے گا۔

صحافی عصر حضرت مولانا رحمت اللہ صدیقی صاحب
چیف ایڈیٹر پیغام رضاممبئی

حضور محسن ملت حضرت علامہ حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ اپنی علمی بلندی، فکری بالیدگی، سیاسی بالغ نظری کے اعتبار سے پوری جماعت میں ایک الگ شناخت رکھتے تھے۔ خالق کائنات نے آپ کی خطابت میں ایسی شیرنی اور حلاوت بھردی تھی کہ آپ کی جو تقریر سنتا آپ کا شیدا ہو جاتا۔ ہر موضوع پر بولنے کی یکساں مہارت رکھتے تھے۔ جملوں کا گھن گرج، الفاظ کا زیر و بم اور آواز کی جادوئی اس وقت دیکھنے سے تعلق رکھتی جب آپ پورے علمی کروفر کے ساتھ کرسی خطابت پر رونق افروز ہوتے۔

حضرت مولانامفتی ایاز احمدصاحب مصباحی
ناظم جامعہ قادریہ کونڈواپونہ

مدھیہ بھارت کی خاک کے ہر ذرہ سے محسن ملت علامہ حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ کی خدمات کی خوشبو پھوٹ رہی ہے آپ نے جس محنت، لگن، خلوص اور ایثار کے ساتھ اس علاقے کی خدمت کی ہے وہ تاریخ کا سنہرا باب ہے جب بھی کوئی مورخ دینی، سیاسی، مذہبی اور علمی حوالے سے چھتیس گڑھ کی تاریخ رقم کرے گا تو سرفہرست محسن ملت کا نام ہوگا۔

حافظ احادیث کثیرہ مولانا محمد حسین صدیقی
ابوالحقانی صاحب بہار

حضرت محسن ملت جماعت اہلسنت کی نہایت قدآور شخصیت کا نام ہے جن کی دینی، مذہبی اور سیاسی خدمات کا دائرہ بہت زیادہ وسیع ہے آپ نے جس ہمت و جرأت، محنت و لگن اور جواں مردی کے ساتھ مذہب، قوم اور ملک کی

خدمت کی ہے اسے تاریخ کبھی فراموش نہیں کرسکتی۔ پروردگار نے آپ کو ایک ایسا دل عطا فرمایا تھا جو ہمیشہ قوم کے غم میں دھڑکتا رہتا تھا اور ایسی آنکھیں عطا کی تھیں جو قوم کی زبوں حالی کو دیکھ کر ہر دم برستی رہتی تھیں۔

حضرت مولانامفتی انورنظامی مصباحی صاحب

صدر شعبہ افتا مدرسہ فیض النبی ۔ہزاریباغ

علم کی ضرورت ہر فرد اور ہر معاشرے کو ہے چھتیس گڑھ کی جہالت زدہ انسانیت کو ظلمت کے قعر مذلت سے نکالنے کے لئے ایک ایسے منارۂ نور کی ضرورت تھی جو آنے والی نسلوں کی راہوں سے جہالت کی تاریکی دور کر کے علم وشعور کا اجالا بکھیر دے۔ حضور محسن ملت نے علم ودانش کا ایک ایسا روشن منارہ قائم کیا جسکی روشنی قیامت کی صبح تک باقی رہے گی۔

شاعر اسلام حضرت راز اله آبادی صاحب

محسن ملت اپنے دور کے جلیل القدر عالم باعمل، مصلح دین، مرد مجاہد، خوددار اور غیور شخصیت کے مالک تھے۔آپ کے سیاسی وسماجی خدمات کے بے شمار واقعات تاریخ کے سینے میں محفوظ ہیں جو آپ کی بزرگی وعظمت، قومی خدمات اور اسلامی جذبات کے ترجمان ہیں۔ شدھی اندولن میں آپ کے تدبر، دوراندیشی اور غیر مسلموں میں اسلام کی اشاعت تاریخ میں سنہرے حرفوں سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

نواسہ مفتی اعظم حضرت مولاناجمال رضا خان صاحب

بریلی شریف

پورے چھتیس گڑھ میں آج بھی حضور محسن ملت کے فیض کا دریا جاری ہے اس کفرستان میں اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا قادری کے مسلک

کا علم لیکر آپ ہی تشریف لائے اور نہایت بے باکی کے ساتھ دشمنان اسلام کا مقابلہ کرتے رہے آپ کی علمی رفعت اور سیاسی شوکت کا یہ عالم ہے کہ حکومت کا جلال بھی آپ کی چوکھٹ کا بوسہ دیتا دکھائی دے رہا ہے۔

حضرت مولانا نوشاد عالم صاحب مصباحی جوھانس برگ افریقه

محسن ملت حضرت علامہ حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مسلک حق ویقین کے اس سرگرم مبلغ اور پر خلوص سپاہی کا نام ہے جو قوم مسلم کو ایمانی عظمتوں سے روشناس کرانے کیلئے تادم حیات مرغ بسمل کی طرح تڑپتے رہے آخرکار ان کی تڑپ کام آئی اور آج ہر طرف عشق وعرفان کی بہار دیکھنے کو مل رہی ہے۔

حضرت مولانامفتی غلام حیدرصاحب قادری
مسلم یتیم خانه مظفرپور

عامل شریعت، رہبر طریقت، قائد اہلسنت حضرت علامہ حامد علی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ اس فانوس ہدایت کا نام ہے کہ جہاں سے گزرے عشق ویقین کا اجالا بکھیر دیا۔ جہاں قدم رکھدیا ہدایت کی روشنی سے پورا علاقہ جگمگا اٹھا۔ میں نے کم وبیش پانچ سال تک ان کے قائم کردہ ادارہ اصلاح المسلمین میں تدریسی خدمتیں انجام دی ہیں تو انہیں بہت قریب سے پڑھنے کا موقع ملا۔ پورے چھتیس گڑھ میں جدھر چلے جایئے انکے علم وفضل، فکروادراک اور شعور وآگہی کی ضیائیں قدم قدم پر دستگیری کرتی نظر آتی ہیں۔

حضرت مولاناسلیم الزماں نوری
مدرسه رضائے مصطفٰی محمدپورمبارک ۔ مظفرپور

محسن ملت حضرت علامہ حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ کی آفاقی اور عبقری

شخصیت پر جماعت اہلسنت جس قدر ناز کرے کم ہے۔ چھتیس گڑھ میں آپ نے علم رسالت کی ایک ایسی شمع جلائی جس کی روشنی سے جہالت کی تاریکیاں سمٹنے لگیں اور دین کا اجالا پھیلنے لگا۔ آپ نے پوری زندگی علم دین کی اشاعت، قوم مسلم کی ملی مسائل کی بحالی اور وطن کی آزادی میں گزاردی۔ آپ کا شمار صف اول کے مجاہد میں ہوتا تھا آپ نے پورے چھتیس گڑھ میں اپنی تقریر وخطابت سے مسلمانوں کو عقائد اہلسنت کا صحیح عرفان عطا کیا۔

حضرت مولانا جلال الدین قادری صاحب

بانی دار العلوم امام اعظم ابوحنیفہ، دلی راجھرا

محسن ملت مولانا حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ نے مدھیہ بھارت میں اصلاح المسلمین کے نام سے علوم مصطفوی کی ایسی شمع روشن کی جس کا اجالا دور دور تک نظر آرہا ہے۔ حضور محسن ملت کیا آئے بہاروں کے قافلے اترنے لگے، ہر طرف اسلامی تہذیب وتمدن کا چراغ جلنے لگا، مذہبی کردار کی ضیائیں مسکرانے لگیں اور جہاں جہالت کی حکومت تھی وہاں اصحاب فکروشعور نے قلم دان سنبھال لیا اور قوم مسلم کی نسلیں دینی تعلیمات سے آراستہ ہونے لگیں۔ میں خود بھی اسی مادر علمی کا پروردہ ہوں۔

ادیب شہیر شاعر اہل سنت حضرت

حلیم حاذق صاحب کلکتہ

محسن ملت حضرت علامہ حامد علی فاروقی حقانیت وصداقت، رشد وہدایت اور علمی وفکری شوکت کے اس خورشیدِ تاباں کا نام ہے جس کی خوبصورت کرنوں سے چھتیس گڑھ کے بام ودر منور ہیں جنہوں نے بھٹکتی روحوں کو خدا سے قریب کیا اور انسانی دلوں کو گنبد خضریٰ کے جلوؤں کا امین بنایا۔

حضرت مولاناغلام جیلانی قادری
گورنمنٹ مڈل اسکول،دریاپور،سیتامڑھی

محسن ملت حضرت علامہ حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ اس ذات گرامی کو کہتے ہیں جنہیں مصائب سے الجھ کر اور طوفانوں سے کھیل کر مسلک کی پاسبانی کا ہنر معلوم تھا۔جن کا دل جذبہ اسلامی سے معمور اور جن کا سینہ ایمان وعرفان کے نور سے پُرنور تھا۔

حضرت مولانامفتی محمدندیم الزماں صاحب مصباحی
خطیب وامام یٰسین مسجد،ویشاکھاپٹنم

پروردگار کا فضل ،رسول گرامی وقار ﷺ کی نوازش،غوث وخواجہ کی عنایتیں،اعلیٰحضرت کا فیضانِ علم،سرکارِ وارث پاک کی نظر اور حجۃ الاسلام ومفتی اعظم علیہم الرحمہ کا کرم مجسم ہوجائے تو اس سے محسن ملت کی شخصیت کی تعمیر ہوتی ہے۔

پیرطریقت حضرت مولاناعبدالکریم صاحب،ممبئی

حضور محسن ملت جہاں شیریں بیاں خطیب ،فقیہ بے بدل،فاضل اجل اورزبان وادب کے شاہکار تھے وہیں ایک کامیاب مناظر بھی تھے اور یہ فن انہوں نے حضور اعلیٰ حضرت کے بڑے صاحبزادے حضور حجۃ الاسلام سے سیکھا اور یہ سرکار حجۃ الاسلام کی نگاہ فیض کا اثر تھا کہ جہاں گئے کامیاب وبامراد لوٹے۔

حضرت مولانامحمود عالم صاحب رشیدی ممبئی

چاند کی چاندنی میں سفر کرنا اور گلشن کے بیچ رہکر مسکرانا سب کو آتا ہے مگر کانٹوں میں رہکر تبسم بکھیرنا ،کفر کی تاریکیوں میں اسلام کا چراغ اور بدعقیدگی کی

شبِ دیجور میں حسنِ عقیدت کی شمع فروزاں کرنا حضور محسن ملت کا بڑا تاریخی کارنامہ ہے جس کی شہادت مدھیہ بھارت کا ہر ذرہ دے رہا ہے۔

حضرت مولانا وجود القادری صاحب جبلپور

حضرت محسن ملت ایک جید عالم دین، شیریں بیان واعظ، شعلہ بیاں مقرر، مذہب اہلسنت کے مبلغ، مسلک اعلیٰ حضرت کے نقیب اور میدان سیاست کے بلند پایہ مفکر تھے۔ مزاج سادہ، انداز درویشانہ، عوام وخواص اور امیر وغریب سب میں یکساں مقبول تھے۔ آپ نے چھتیس گڑھ کے گاؤں گاؤں کی چھوٹی بڑی مساجد اور مدارس قائم فرما کر دین وسنیت کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔

مولانا ڈاکٹر ابرار قادری (B.U.M.S.)

لکچرر محسن ملت یونانی میڈیکل کالج رائے پور

دین کے بے لوث خادم، عالمانہ بصیرت، فقیرانہ کروفر اور مجاہدانہ کردار کے حامل کا نام محسن ملت علامہ حامد علی فاروقی ہے جو تادم حیات پورے اخلاص کے ساتھ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ کے مسلک عشق وعرفان کی ترجمانی کرتے رہے۔ پوری زندگی اسلامی جذبات اور قومی خدمات سے لبریز ہے۔ علماء کی مجلس سے لیکر صوفیہ کی بزم اور میدان سیاست سے لیکر محفل رزم تک ہر جگہ آپ کی شخصیت پُروقار نظر آتی ہے۔

حضرت مولانا محمد منظور احمد مصباحی رفاقتی صاحب بحرین

حضور محسن ملت علامہ حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ کا شمار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہ کے ارشد تلامذہ میں ہوتا ہے اور آپ کو امام اہلسنت سے شرف بیعت بھی حاصل تھا۔ جس وقت چھتیس گڑھ میں آپ کا ورودِ مسعود ہوا

پورا علاقہ جہالت، لادینیت اور بدعملی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا مگر جب کسی بیمار کو اچھا کرنا ہوا تو خدائے قدیر مسیحا کو مریض کے قریب کردیتا ہے۔ محسن ملت قوم کے اس مسیحا کا نام ہے جس نے بھٹکتے لوگوں کو صراط مستقیم کا اجالا عطا کیا، ضلالت وگمراہی کے بطن سے رشد وہدایت اور کفر ونفاق کے افق سے ایمان وعشق کا سورج اُگایا۔

حضرت مولانا اسرار الحق صاحب برکاتی ازہری دبئی

حضور محسن ملت حضرت علامہ حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ امام احمد رضا قادری قدس سرہ کی کھلی کرامت بن کر سرزمین مدھیہ بھارت پر قدم رنجہ فرمایا اور ایمانی جاہ وجلال کے ساتھ اسلام کی حقانیت اور شجر ایمان کی آبیاری کیلئے جُٹ گئے۔ دیکھتے دیکھتے پورا علاقہ باغ وبہار بن گیا۔ آپ کے حسن تربیت، قائدانہ صلاحیت، علمی رفعت اور فکری عظمت نے ایسا انقلاب برپا کیا کہ ہر طرف عشق رسالت کی تجلی بکھرنے لگی، گویا آپ کی شخصیت نے ہر ذرے میں ایک طوفانِ شوق پیدا کردیا۔

مفتی محمد عالم نوری مصباحی دار العلوم غوث اعظم ہزاریباغ

محسن ملت حضرت مولانا حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ پوری جماعت اہلسنت کے لئے سرمایہ افتخار اور عظیم رہبر ورہنما کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپکی ذات بابرکات، سیادت وقیادت اور شہرت ومقبولیت کے جس اعلیٰ مقام پر فائز تھی اس میں جہاں انکی ذاتی محنت وکاوش، جگر کاوی، جہدِ مسلسل اور خلوص وللہیت کا دخل تھا وہیں مجدد اعظم امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ کے مکتب فیض کا فیضان بھی شامل تھا۔

شاعراہلسنت جناب جابر اخترنوری سلطانپوری

محسن ملت حضرت مولانا حامد علی فاروقی جنہوں نے ہندوستان کی آزادی میں ایک اہم اور کامیاب کردار ادا کیا ہے۔ پروردگار عالم نے مولانا کو دینی حمیت، شرعی تقدس اور مذہبی رنگ وترنگ کے ساتھ قومی اور ملی جذبہ بھی عطا کیا تھا۔ پورے مدھیہ بھارت میں مولانا کے بےلوث خدمات کی کہکشاں ہرطرف بکھری نظر آتی ہے۔

مولانا راشدالقادری اناؤنسر آل انڈیا ریڈیو دارجلنگ

وہ محسن ملت جو سیاست، قیادت اور امامت کے منزل پر اسقدر بلند نظر آتے ہیں کہ انکے سامنے ہمالیہ کی بلند پیشانی بھی جھکی جھکی نظر آتی ہے۔ خدمت خلق جن کی زندگی، قرآن وسنت سے مزین جن کی گفتگو، یتیموں سے محبت اور غریبوں سے پیار جن کا شعار جو قوم کا مسیحا اور ملت کا روشن مستقبل تھا بلاشبہ آج بھی جن کی تقویٰ شعار حیات ہم سب کے لئے مینارۂ نور ہے۔

حضرت مولاناشہاب الدین اشرفی

درگ، چھتیس گڑھ

حضور محسن ملت حضرت علامہ حامد علی فاورقی رحمۃ اللہ علیہ نے دینی خدمات کے لئے اس علاقہ کا انتخاب فرمایا جو ہراعتبار سے پسماندہ، زوال پذیر اور ناہموار تھا۔ گلشن میں تو پھول کھلانا سب کو آتا ہے مگر صحرا کو چمنستان بنا دینا یہ حضرت محسن ملت کے حُسن تدبر، مذہبی درد اور اسلامی سوز کا کمال تھا۔

کردیئے مسمار کتنے بدعقیدوں کے قلعے
قاطع کفر و ضلالت محسن ملت کی ذات